نمک دان

ظفر کمالی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

تعارف

اصل نام : ظفر اللہ

قلمی نام : ظفر کمالی

والد : کمال الدین احمد (مرحوم)

والدہ : (مرحومہ) آسیہ خاتون

تاریخِ پیدائش : ۳/اگست ۱۹۵۹ء

جاے پیدائش : موضع رانی پور، بڑہریا
سیوان (بہار)

تعلیم : بی۔ایڈ،
ایم۔اے (ڈبل، اردو فارسی)
پی ایچ ڈی (پٹنہ یونیورسٹی)

ملازمت : استاد شعبۂ فارسی
زیڈ۔اے۔اسلامیہ کالج، سیوان

شادی : ۱۵/مئی ۱۹۸۹ء
منظور علی ابن محمد اسماعیل اسلامیہ
محلہ گوپال گنج کی صاحب زادی
رضیہ سلطانہ سے

اولاد : تین بیٹے احمد نوید، احمد نفیس
احمد علی عرف نقیب

شرفِ تلمذ : (نثر) جناب احمد جمال پاشا
(شاعری) ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب
کوثر سیوانی، قمر سیوانی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

نمک دان

ظفر کمالی

نمک دان

ظفر کمالی

زیرِ اہتمام:

عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی ۹۵

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

Namak-Daan
by: Zafar Kamali
Ist Edition : 2011
ISBN : 978-93-81029-00-8
Rs.: 200/-

©رضیہ سلطانہ

نام کتاب : نمک دان
مصنف وناشر : ظفر کمالی
مطبع : کلاسک آرٹ پریس، دہلی
پہلی اشاعت : ۲۰۱۱ء
قیمت : ۲۰۰ روپے
تعداد : ۳۰۰
سرورق : اظہار احمد ندیم
زیر اہتمام : عرشیہ پبلی کیشنز دہلی ۹۵

رابطہ :
1. Deptt. of Persian,
Z.A. Islamia College, Siwan-841226 (Bihar)
2. Ismail Shaheed (M.M. Colony), Near Shimla Bakery,
Mill Road, Siwan-841226 (Bihar) (09431056963)

ملنے کے پتے : مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶
بک امپوریم، اُردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔۴
مکتبہ آزاد، پتھولین، گلزار باغ، پٹنہ۔۷

اس کتاب کا کوئی حصہ شاعر/عرشیہ پبلی کیشنز سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کمرشیل استعمال خصوصاً آڈیو، ویڈیو، انٹرنیٹ وغیرہ کے لیے نہیں کیا جاسکتا، اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

ARSHIA PUBLICATIONS
A-170, Ground Floor-3, Surya Apartment,
Dilshad Colony, Delhi - 110095 (INDIA)
Mob: (0) 9899706640, 9971775969 Email: arshiapublicationspvt@gmail.com

Composed at: Frontech Graphics, 9818303136

سیّد محمد عمران علی (لندن)

اور

افتخار راغبؔ (قطر)

کی محبّتوں کے نام

کہاں تک جھیل میں پانی رہے آنکھیں سمجھتی ہیں
کہاں تک زخم کو بھرنا ہے یہ مرہم سمجھتا ہے
(منوّر رانا)

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

فہرست

قطعات:

حلال خور / ثوابِ دارین / زوال کی علامت 13

ملت کا درد / ذوقِ لطیف / عین غین کی روٹی 14

خادمِ قوم / مضبوط ہاضمہ / نئے جلسے 15

داڑھیوں کی قطار / مسلم ایکتا / قیاسی مولوی 16

اُچھال / پُر فتور فتوے / تقدس کا تنکا 17

واعظ کی گرج / کھانے کی لت / مرغوں کا قحط 18

حور کی خوشبو / وعظ کا جھٹکا / احساسِ فضیحت 19

دورنگی / جھپکیاں / اہتمامِ بدعت 20

مرغنِ نور / شیخ الشرارت / خاندانی پیر 21

مذہبی ترقی / نئے غازی / جینا مرنا 22

نور / داڑھی کی شہادت / شیطان کی ہنسی 23

ترجماعت / مجبوریاں / حیثیت کی فصیل 24

بیساکھیاں / چار کاندھے / مانگے کا تیل 25

اَنا کا غبارہ / حرام کی پکار / قہرِ ادب 26

خطرہ / ایک شعری مجموعہ پڑھ کر 27

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS

رستم / عظمت کا خبط / ہوائی شعر 28
مجہول شاعر / استاد شاعر / مرغابیاں 29
دعوت نامے کا نسخہ / دلال / تحقیق کا تماشا 30
بلندی کی پستی / مذاقرہ / شہرت کے شہید 31
شہرت کی کھونٹیاں / شہرت کا ہیضہ / روٹی بوٹی 32
جید جاہل / پرچار / بقراط کے نانا 33
چور اور نوبل پرائز / اُلٹی گنگا / مٹی کے شیر 34
شعری اولمپک / ناجائز تعلق / متشاعر 35
جہالت کی تشہیر / تخلیقی بانجھ پن / گدھے کی ہنہناہٹ 36
بلند نام / ککڑ مرغی / لاف زنی 37
تحسینِ ناشناس / کدال / غرورِ علم 38
سرچشمۂ جہالت / زندگی کا سلیقہ / ہوٹنگ 39
شعرا کی تعداد / عذابِ الٰہی / تبدیلی 40
مشاعرے کا شاعر / داد کا چسکا / تبسم ترنم 41
جدید سامعین / شعر فہمی / گھات 42
نثری شاعری / شاعری کا سیلاب / معیار 43
تلمیح / اردو پھاری / نقل کی عقل 44
خارشی کتیا / نئے استاد / نقلی استاد 45
پہاڑ اور اونٹ / کنوارے کا ولیمہ / ڈاکٹر اشرار 46
شیخ عرب / شعلۂ نفس / دلیری 47
یو این او / رانڈ / رکھیل 48

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

فرق / حرفِ صحیح / راجدھانی 49

لندن کی آرزو / تہذیبی ترقی / معرکۂ خیروشر 50

کتابی چہرا / نئی نسل / سترِ مرد 51

ملت کے سپوت / بوڑھے جوان / ماڈرن عشق 52

شادی کی شرائط / جدید شادی / نئی ہوا 53

فیشن کا طوفان / لباس کا بوجھ / تہذیبی ترقی 54

بڑے گلے کا بلاؤز / نمائش / جلسۂ عریانی 55

مغرب اور پردا / شترِ بے مہار / دوپٹہ 56

ماڈرن بی بیاں / زینت / انقلابِ زمانہ 57

عوریت / بیوہ بیوی / رشوت کی تری 58

الّو کا سایہ / زندگی کا ڈر / دنیا 59

نئے سقراط / چراغاں / جوتوں کا سلام 60

شہرت کا معیار / گونگے ابلیس / پڑوس کا حق 61

پالتو / ایمان کا ڈر / خیالی عظمت 62

عشقِ ماضی / ماضی کا گھیرا / کرایے کی عقل 63

ملتِ بیضا / مریض / دوراندیشی 64

کمائی کا نسخہ / ضمیر کا تکیہ 65

بالغوں کی فلم / جدید کلچر / ہمدرد 66

جنت نشان / محرم مبارک / حاجت حمام 67

مشورہ / بیماروں کا مقتل / مچھروں کی بے چارگی 68

استاد اور ڈفلی / وقت کی گردش / بستے کا بوجھ 69

ٹنشن کی بات / توسیعِ ملازمت / کلرک 70

زندہ دلی / ذہنی مناسبت / مکین و مکاں 71

تغیر / پاگل ضمیر / ضمیر کا قحط 72

اکتسابی شرافت / نئے عزت دار / خوش آمدید 73

خاکساری / اصول اور وصول / چور کی داڑھی 74

مظاہرے کا ہنر / اُسترے کی مالا / رشتوں کا تقدس 75

وہم و گماں کی سیڑھیاں / بے بسی کی حد / اعترافِ شکست 76

دعوتِ چہلم / بن بلائے مہمان / احساسِ انبساط 77

خام خیالی / بڈّی اور گڈّی / بڑا منہ چھوٹی بات 78

جہالت کی گہرائیاں / آبرو کا ڈھول / جہالت کا نشہ 79

ہونہار بروا / بواسیر / آپ ہارے... 80

رکاوٹ / حاسد / بوفے ڈنر 81

بوتل / محلّے کی سیاست / جٹھانی 82

مفکّر اہلیہ / شوہر کا علاج / معجونِ شکیلی 83

مفاد کی دھول / حکمت / مفاد کے بندے 84

زمانہ ساز / لنگڑی بلّی / کلجگ 85

ڈبل پنچری / اجابت / روشن خیالی 86

حکومت کا فسانہ / فرضی تصادم / ترنگا یاترا 87

سیاسی گاے / کبوتر اور کوے / سانپ اور سیڑھی 88

ووٹ اور نوٹ / ووٹ کی چوٹ / چاردن کی چاندنی 89

بندر اور وزارت / بکاو منتری / آم اور عوام 90

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

گناہ جاریہ / ذات پات کی برکتیں / درِ مفاد 91
لیڈر کی محبت / کرسیوں کی شرمندگی / حقِ خدمت 92
علاج / منصب خور / باسلیقہ رہبر 93
وعدوں کا مرکز / جمہوریت کا مغز / ایک انار 94
لیاقت / زخموں کی مردانگی / ملک کا اغوا 95
چھوٹے سردار / راج دھرم / نئی ویس بھکتی 96
گرم لہو / نفرت کے سوداگر / تختہ پلٹ 97
رام سینا / زعفرانی عقل / آم کا فائدہ 98
رام راج / چور کی ڈانٹ / تاریخ کی کروٹ 99
کام / خلیل خاں / ذائقہ 100
گھٹنا ٹیک مرتی / شکنجہ / علاج 101

غزلیں:

کبھی ناڈا میں بندھوایا گیا ہوں 102
خشک نالے بھی سمندر ہو گئے 103
زمانہ ہے نیا یوسف نہیں چشمِ زلیخا میں 104
بھلا یہ بات ہے کوئی کہ آم کو چوسو 105
وہی لیڈر کی ہشیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے 106
جان کہنا تھا 'زان' بولتا ہے 108
خواہشیں داشتہ بن گئی ہیں 110
خسارے پر خسارے کا بجٹ تیار ہوتا ہے 111
رذیلوں سے شرافت کی امیدیں 113

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

نکاح کر نہیں سکتی وہ مجھ فقیر کے ساتھ 115

ساٹھ برسوں کا بُر ہو تو میں کیا کروں 116

ہنسی میں حق جتا کر گھر جمائی چھین لیتا ہے 119

بھائیوں کو داد ہونا چاہیے 121

ملائی پر ملائی کھا رہے ہیں 123

محبت میں کبھی بھی خون کھولایا نہیں جاتا 124

عجز کے ساتھ دکھاتے ہیں عقیدت جھوٹی 126

جو دے رہے ہو مجھے دھمکیاں پھنسانے کی 128

کسی کا ہو نہیں سکتا ہے کوئی کام روزے میں 130

یہ کس کو کیا پڑھایا جا رہا ہے 132

ہم نے رکھا ہے کو جو کہتا ہے "ہم رکھتا ہے" 134

ہمارا خواب دھرتی کا مگر تعبیر پانی میں 136

دیانت کے دشمن شرافت کے دشمن 138

کیوں کہتے ہو آفت کے پرکالے ہیں 139

تیرے گھر کا ہے طوفان اپنی جگہ 141

جو ماہر رہزنی میں تھا وہ رہبر بن گیا اپنا 143

○○○

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

حلال خور

انھیں جو مسندِ ارشاد ہو گئی حاصل
نصیحتوں کا دکھانے لگے ہیں زور ہمیں
خلافِ شرع کماتے ہیں مال خود لیکن
وہ چاہتے ہیں بنا دیں "حلال خور" ہمیں

ثوابِ دارین

لے رکھا ہے جنّت کا جنھوں نے ٹھیکہ
قبضے میں انھیں کے ہے فلاحِ کونین
آپس میں لڑا کر بھی مسلمانوں کو
لوٹیں گے شب و روز ثوابِ دارین

زوال کی علامت

زوال کی جو علامت بنے ہوئے ہیں یہاں
وہ ہم سے کرتے ہیں اکثر کمال کی باتیں
حرام مال پہ جی جان سے فدا ہیں مگر
زباں پہ رہتی ہیں ان کے حلال کی باتیں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS

ملّت کا درد

ایسے لیڈر یہاں ہزاروں ہیں
جن کے دل میں ہے درد ملّت کا
جب کبھی یہ شدید ہوتا ہے
قوم سہتی ہے درد ذلّت کا

ذوقِ لطیف

خوب ہیں اہلِ مدرسہ بھی ظفرؔ
کیا کہوں کیا ہے ان کا ذوقِ لطیف
دل سے پڑھتے تو کیا برا ہوتا
ناک سے پڑھتے ہیں وہ نعت شریف

عین غین کی روٹی

یہ تو ان کا نصیب ہے صاحب
ہے مقدر میں چین کی روٹی
واعظینِ کرام کھاتے ہیں
عین کی اور غین کی روٹی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

خادمِ قوم

خادمِ قوم بن گئے جب سے
جیب اپنی وہ خوب بھرتے ہیں
قوم ان پر مرے مرے نہ مرے
قوم پر وہ ضرور مرتے ہیں

مضبوط ہاضمہ

ملک و ملت پہ جو آجائے مصیبت کوئی
رہنما کیسے انھیں اس سے بچا سکتے ہیں
ہاضمہ ان کا بنایا ہے خدا نے مضبوط
وہ اگر چاہیں تو دونوں کو پچا سکتے ہیں

نئے جلسے

تیرے جلسوں کو کیوں کہیں جلسہ
بغض و نفرت میں ڈوبی راتیں ہیں
تیری نعتوں کو کیوں کہیں ہم نعت
ان میں تو دشمنی کی باتیں ہیں

KUTUB KHANA · JALALI BOOKS · JALALI

داڑھیوں کی قطار

وقت آتا ہے جب الکشن کا
مولوی کی پکار ہوتی ہے
روڈشو(۱) کا ہو اہتمام اگر
داڑھیوں کی قطار ہوتی ہے

مسلم ایکتا

بریلی دیوبندی کو لڑانا کام ہے جن کا
یہی وہ لوگ ہیں اسلام سے جو گھات کرتے ہیں
ہوا ہے منتشر جن سے مسلمانوں کا شیرازہ
الکشن میں وہ "مسلم ایکتا" کی بات کرتے ہیں

قیاسی مولوی

میں جسے کہتا ہوں مسلم بس اسی کو ووٹ دیں
جھاڑتا ہے کیوں یہ فتوا ہر سیاسی مولوی
قوم دیتی ہی نہیں ہے ان کی باتوں پر دھیان
وہ سمجھتی ہے کہ حضرت ہیں قیاسی مولوی

Road Show (۱)

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اُچھال

جب بھی آتے ہیں انتخاب کے دن
مولوی کو جلال آتا ہے
داڑھیوں ٹوپیوں کی قیمت میں
بے تحاشہ اچھال آتا ہے

پُر فتور فتوے

مسلکی جھگڑوں سے لوگوں کو ملے کیسے نجات
بھر گیا ہر ایک سر میں اپنے مسلک کا غرور
اتّحادِ قوم و ملّت خواب بن کر رہ گیا
مفتیِ دیں نے دیے اتنے فتاوے پُر فتور

تقدّس کا تنکا

نئے دَور کے ہیں یہ عالم یہ فاضل
بڑا نام ہے اپنے حلقے میں جن کا
فقط ہاتھ بھر کی ہے ریشِ مبارک
کوئی اس میں ڈھونڈے تقدّس کا تنکا

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

واعظ کی گرج

کون ان کو کہے گا مولانا
وعظ کہنے میں جو نہ گرجیں گے
ان کی شہرت اسی پہ قائم ہے
ورنہ وہ دعوتوں کو ترسیں گے

کھانے کی لت

اِدھر جلسہ اُدھر جلسہ یہاں دعوت وہاں دعوت
جو مولانا ہیں کھانا کس طرح وہ اپنے گھر کھائیں
پڑی کھانے کی لت ایسی کہ تقریریں کریں جب بھی
مسلسل حاضرینِ بزم کا وہ مغز سر کھائیں

مرغوں کا قحط

سبزیاں کھانے سے تو بہتر ہے
کوچ کر جائیں دارِ فانی سے
قحط مرغوں کا پڑ گیا ہے یہاں
مولویوں کی مہربانی سے

حور کی خوشبو

نہایت جوش میں اک دن یہ مولانا نے فرمایا
مجھے خوابوں میں اب آنے لگی ہے حور کی خوشبو
بتائی ان کے خوابوں کی یہ تعبیر اک مُعبّر نے
بدن سے آئے گی اب آپ کے کافور کی خوشبو

وعظ کا جھٹکا

یہ محفل عقد کی ہے عقد میں جلدی ہو مولانا
اٹھانے کو کوئی راضی نہیں ہے وعظ کا جھٹکا
براتی جتنے ہیں وہ بے دلی کے ساتھ بیٹھے ہیں
سنیں تقریر کیسے دل ہے دسترخوان میں اٹکا

احساسِ فضیحت

کہیں تو کیا کہیں ہم مصلحینِ قوم کو آخر
عجب انداز اب ہونے لگا ان کی نصیحت کا
وہ سمجھیں حاضرینِ بزم کو اسلام کا مجرم
نصیحت جو نے احساس ہو اس کو فضیحت کا

دورنگی

سناتے ہیں سب کو پیامِ خدا
ہمارے جو ہیں واعظینِ کرام
ہے اوروں کو اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کا درس
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کے ہیں خود وہ غلام

جھپکیاں

جھپکیاں راہِ شریعت میں انھیں آئی ہیں کیا
مولوی بھی کر رہے ہیں بینک کا اب سود ہضم
بات جب رشوت کی آئی تو ظفرؔ نے کہہ دیا
ہے یہ معدے کے لیے اکسیر، یہ ہے زود ہضم

اہتمامِ بدعت

ہو گئیں رائج نئی رسمیں ظفرؔ اسلام میں
پیٹ کے بندے کریں کیوں بڑھ کے ان کی روک تھام
سنتوں کی راہ پر چلنے کی فرصت ہے کہاں
رات دن وہ کر رہے ہیں بدعتوں کا اہتمام

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

مرغّن نور

اک سکّے کے دو پہلو ہیں واعظ ہوں یا لیڈر ہوں
دونوں کے پیچھے ہی لشکر رہتا ہے دیوانوں کا
آنکھیں اپنی کھول کے ہم نے دیکھا تو محسوس ہوا
ان کے چہرے سے ٹپکے ہے نورِ مرغّن کھانوں کا

شیخ الشّرارت

مسلمانوں کو اپنی جیب میں رکھنے کی خواہش ہے
ظفرؔ ان کی ادائیں بھی نہیں ہیں کم قیامت سے
کوئی ٹوکے تو وہ مفسد ہے، کافر ہے، منافق ہے
پڑا ہے قوم کا پالا عجب ''شیخ الشّرارت'' سے

خاندانی پیر

صاحبِ اقبال ہیں وہ صاحبِ توقیر ہیں
ضامنِ فردوس ہیں اور کاتبِ تقدیر ہیں
دور ہیں راہِ شریعت سے تو کوئی غم کہاں
یہ شرف کیا کم ہے حضرت خاندانی پیر ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

مذہبی ترقی

آج کل اس طرح بھی مذہب کی
کھیتیاں پھولتی ہیں پھلتی ہیں
وقت ہوتا ہے جب نمازوں کا
گولیاں مسجدوں میں چلتی ہیں

نئے غازی

ایسے پیدا ہوے ہیں کچھ غازی
کر رہے ہیں نمازیوں کو شہید
وہ مسلماں تو ہیں مگر کیسے
شام کی مملکت میں جیسے یزید

جینا مرنا

گریباں ہوا قومِ مسلم کا چاک
اسے کیوں وہ سینا نہیں چاہتی
وہ مرنے کو راضی ہے جس دین پر
اسی پر وہ جینا نہیں چاہتی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

نور

ڈھلی جو عُمر تو ان کی سفید داڑھی ہوئی
خدا نے ان کو عطا کر دیا ہے زُہد کا نور
مگر یہ نور کہاں راس آیا حضرت کو
خضاب پوت کے اس کو کیا جناب نے دور

داڑھی کی شہادت

ناکتخدا تھے جب تو وہ باریش تھے ظفرؔ
دل چسپیاں تھیں ان کی سُنن میں مُباح ہیں
رشتہ جو طے ہوا تو چلا اس پہ اُسترا
داڑھی شہید ہو گئی راہِ نکاح میں

شیطان کی ہنسی

نظر کے سامنے میرے ترقّی کا ہی زینہ ہے
بھلا روکے گا مجھ کو کون اس زینے پہ چڑھنے سے
ظفرؔ مذہب میں بھی میں نے ترقّی اتنی کر لی ہے
کہ شیطاں خوب ہنستا ہے مرے لاحول پڑھنے سے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

تر جماعت

دیکھیے جس سر کو اس پر ہے جہالت کی کلاہ
اے ظفرؔ اب آہ اپنی بے اثر ہونے لگی
عالموں پر خشک ہونا اس لیے لازم ہوا
جاہلوں کی جو جماعت تھی وہ تر ہونے لگی

مجبوریاں

بند اخلاق کا باندھے گا کہاں تک کوئی
یہ جوانی کی ندی چڑھتی چلی جاتی ہے
مولوی لاکھ کریں شرم و حیا پر تقریر
بے حیائی ہے کہ وہ بڑھتی چلی جاتی ہے

حیثیت کی فصیل

ہمیشہ ورد و وظائف میں رہتے ہیں مصروف
بدل گئی ہے بہت ان کے دل کی کیفیت
فقط غریبوں سے وہ ہم کلام ہوتے نہیں
کہ ان کے بیچ ہے حائل فصیلِ حیثیت

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

بیساکھیاں

نقاد کی سند کا گرو جلد انتظام
باغِ سخن کے پھولنے پھلنے کے واسطے
لنگڑی تمھاری غزلیں ہیں ان کے لیے ظفرؔ
بیساکھیاں ضروری ہیں چلنے کے واسطے

چار کاندھے

چار نقادوں سے اس پر جو نہ لکھواؤ گے
جَہل کو علم کے پردے میں چھپائے گا کون
چار کاندھوں کا اگر نظم نہیں کرتے ہو
شعری مجموعے کی میت کو اٹھائے گا کون

مانگے کا تیل

دیباچہ ایک کا ہے تو دوجے کا پیش لفظ
تیرا چراغ جلتا ہے مانگے کے تیل سے
دنیائے فکر و فن میں نہ بیٹھے گی تیری دھاک
ہوگا شکار شیر کا کیسے غلیل سے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اَنا کا غبارہ

جو کاندھے پہ چڑھ چڑھ کے نقاد کے
بڑھا ہے ترا قد تو گھٹ جائے گا
تُو اس میں ہوائیں زیادہ نہ بھر
اَنا کا غبارہ ہے پھٹ جائے گا

حرام کی پکار

ادب کے شہر میں رہتا ہے اس طرح وہ ظفرؔ
کہ جیسے کرتا ہے کوئی قیام کوٹھے پر
سخن کے چور کو یہ بات کیا نہیں معلوم
پکار اٹھتا ہے خود ہی حرام کوٹھے پر

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

قہرِ ادب

بڑے ہی فخر سے کہنے لگے وہ
اِدھر آؤ کہ ہم شہرِ ادب ہیں
حقیقت ایک دن ان کی کھلے گی
کہ حضرت کچھ نہیں قہرِ ادب ہیں

خطرہ

ڈھونڈلے جا کر کہیں جائے پناہ
جیسے میں ہوں ویسے تو خطرے میں ہے
”شاعرِ آہن“ کا مجموعہ چھپا
ہر بشر کی آبرو خطرے میں ہے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS

ایک شعری مجموعہ پڑھ کر

پڑھی میں نے ”شاعر“ کی تازہ کتاب
ہوا دل کو احساسِ شرمندگی
جہانِ سخن کا یہ ہے زلزلہ
ہے خطرے میں اردو کی اب زندگی
کریں گے وہ اپنی اچھل کود سے
نئی شاعری کی نمایندگی
بڑھیں گی ظفرؔ اتنی ہی ظلمتیں
وہ پھیلائیں گے جتنی تابندگی

رستم

شاعری کے بنے ہیں وہ رستم
سر کسی کا بھی توڑ سکتے ہیں
رب نے بخشی ہے ان کو وہ طاقت
فن کی گردن مروڑ سکتے ہیں

عظمت کا خبط

عظمت کا خبط جب سے ہوا ہے حضور کو
غالبؔ کی صف میں اپنا وہ کرنے لگے شمار
قطعات ہوں کہ گیت، غزل ہو کہ نظم ہو
ہوتا ہے ہر کلام جہالت کا شاہکار

ہوائی شعر

اسے کہتے ہیں وہ جدّت پسندی
جنازے کو سمجھ لیتے ہیں ڈولی
ہوائی شعر کہنے کی لہک میں
ہوا کو بھی وہ پہناتے ہیں چولی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

مجہول شاعر

خبر اپنی وہ یوں چھپوا رہے ہیں
کہ ہیں معروف اور مقبول شاعر
انھیں سے ہے چراغِ جہل روشن
حقیقت میں وہ ہیں "مجہول شاعر"

استاد شاعر

ادب میں کیوں نہیں ہے نام میرا
اسی غم میں ہوا برباد شاعر
کوئی صورت سمجھ میں جب نہ آئی
کیا دعوا کہ ہوں استاد شاعر

مرغابیاں

سردیوں میں رات دن کرتی رہیں وہ جوڑ توڑ
دید کے قابل تھیں ان کی سازشی بے تابیاں
موسمِ سرما جو آیا باندھ کر اردو کے پر
اڑ چلیں لندن کو ہند و پاک کی مرغابیاں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

دعوت نامے کا نسخہ

غیر ملکوں سے تمھیں آئیں گے دعوت نامے
شرط یہ ہے کہ اندھیروں کو اجالے لکھو
روشنائی کی ضرورت ہی نہیں ہے تم کو
''روغنِ قاز'' سے تنقیدی مقالے لکھو

دلّال

ادب کے رام کی قسمت میں بھی بن باس ہے شاید
پڑے ہیں ایک مدّت سے وہ گمنامی کی کھائی میں
جو حرف و لفظ کے دلّال ہیں ان کے ہیں پو بارہ
وہ سر سے پانو تک ڈوبے ہیں مکھّن اور ملائی میں

تحقیق کا بتاشا

جوگیوں سے جیسے ہوتا ہے ظفرؔ مٹھ کا اجاڑ
حلقۂ اردو میں ویسا ہی تماشا ہو گیا
ہر گلی کوچے میں بکھرے ہیں ادب کے ڈاکٹر
اس قدر تحقیق کا ارزاں بتاشا ہو گیا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

بلندی کی پستی

پڑھا یگانہ کو ہم نے تو کھل گئیں آنکھیں
بڑے بڑوں کی یہاں ہم نے ہستیاں دیکھیں
ظفرؔ اٹھی جو عروسِ سخن وری کی نقاب
بلندیوں سے 'بلندوں' کی پستیاں دیکھیں

مذاقرہ

سجی تھی بزم ادب کی مذاکرے کے لیے
شریکِ بزم تھے کتنے 'جناب' کتنے 'حضور'
سنی جو بحث تو مجھ کو ہوا یہ اندازہ
مذاکرہ تو نہیں یہ مذاقرہ ہے ضرور

شہرت کے شہید

جب وہ مفلس تھے تو اخلاق کے غازی تھے ظفرؔ
ان کو دولت جو ملی ہو گئے دولت کے شہید
حادثے ایسے ادب میں بھی ہوا کرتے ہیں
اچھے فن کار بھی ہو جاتے ہیں شہرت کے شہید

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

شہرت کی کھونٹیاں

اردو ہو یا کہ ہندی ایسے ادیب شاعر
اعزاز کے لیے جو در در بھٹک رہے تھے
اعزاز مل گیا تو حالت عجب تھی ان کی
شہرت کی کھونٹیوں پر اُلٹے لٹک رہے تھے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

شہرت کا ہیضہ

اسے شہرت کا ہیضہ ہو گیا ہے
تبھی تو پوز دیتا ہے غضب کا
بتاؤں کیا کہ وہ کیسا ہے شاعر
ظفرؔ جیسے غلط نامہ ادب کا

روٹی بوٹی

عجب تخلیق کاروں کی ہے قسمت
انھیں مشکل سے روٹی مل رہی ہے
مقدر کے دھنی نقاد نکلے
جنھیں بوٹی پہ بوٹی مل رہی ہے

جیّد جاہل

محفلیں جمتی تھیں ماضی میں ادب والوں کی
ان میں شرکت کے لیے آتے تھے عالم فاضل
اب یہ عالم ہے کہ دستارِ فضیلت باندھے
جس طرف دیکھو ادھر بیٹھے ہیں جیّد جاہل

پرچار

سر جھکائے جو لکھ رہا ہے تُو
بخت بیدار ہو رہا ہے کیا
کون تجھ کو ادیب سمجھے گا
تیرا پرچار ہو رہا ہے کیا

بقراط کے نانا

ظفرؔ ہم نے یہاں دیکھے ہیں کچھ ایسے پروفیسر
جو کہتے ہیں کہ ہیں اردو ادب کے ہم بھی مولانا
جہالت ان کے علم و فضل پر قربان ہوتی ہے
انھیں حق ہے کہ سمجھیں خود کو وہ بقراط کا نانا

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

چور اور نوبل پرائز

آج کل انعام چوری سے ہی ملتے ہیں یہاں
گھومتے ہیں اوڑھ کر کوّے لبادہ مور کا
چوں کہ واقف ہو گئے حالِ ادب سے چور بھی
اس لیے نوبل پرائز لے اڑے ٹیگور کا

اُلٹی گنگا

اردو میں بہاتے ہیں جو اُلٹی گنگا
ہر حال میں پرچار انھیں کا ہوگا
مطلب ہی نہیں کشتِ سخن سے جن کو
کھلیان بھی تیار انھیں کا ہوگا

مٹّی کے شیر

کہتے ہیں پھاڑ کر وہ گلا ہم دلیر ہیں
شاہین بن گئے ہیں اگرچہ بٹیر ہیں
علم و ادب کے دشت میں ہر دَور میں ظفرؔ
وہ بھی چنگھاڑتے ہیں جو مٹّی کے شیر ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

شعری اولمپک

ادب میں چور دروازے سے جب آمد ہوئی اس کی
تو پھر کیوں آپ کہتے ہیں وہ پاجی ہو نہیں سکتا
اسے یہ زعم ہے جاتا ہوں میں شعری اولمپک میں
گدھا مکّہ چلا جائے تو حاجی ہو نہیں سکتا(۱)

ناجائز تعلّق

سنانے جا رہے ہیں غیر ملکوں میں بھی اب غزلیں
وہ شہرت کی بلندی پر ہوئے ہیں کس طرح فائز
اڑانیں بھر رہے ہیں وہ مگر پر دوسروں کے ہیں
تعلق شاعری سے وہ سدا رکھتے ہیں ناجائز

متشاعر

وہ مانگ کر نہ پڑھے کیوں مشاعروں میں کلام
یہی وسیلہ تو ہے اس کے حلوے مانڈے کا
جو پول کھلنے کا ڈر ہو تو اس سے بہتر ہے
کہ بیٹھ کر کہیں بیچے وہ تیل سانڈے کا

---

(۱) خرِ عیسیٰ گرش بہ مکّہ رود چوں بیاید ہنوز خر باشد (شیخ سعدیؔ)

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

جہالت کی تشہیر

نئے دور میں جتنے شاعر ہیں نقلی
وہ شہرت کی تدبیر کرنے لگے ہیں
چھپے کیوں نہ اخبار میں نام ان کا
جہالت کی تشہیر کرنے لگے ہیں

تخلیقی بانجھ پن

ذہن جس کا ہو بانجھ پن کا شکار
شعر غیروں کے گود لیتا ہے
بن کے شاعر مشاعرے کا وہ
قبر اردو کی کھود دیتا ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

گدھے کی ہن ہناہٹ

کیا نہیں ممکن یہاں پھر کیوں تعجب ہے تمھیں
کتنے ''ناشاعر'' چھپے ہیں شاعروں کے بھیس میں
جب ہیں آمادہ گدھے بھی ہن ہنانے کے لیے
کیوں نہ ہو شرکت بھلا ان کی ادب کی ریس میں

بلند نام

سخن کی زلف سنواری تمام عمر مگر
کہا کسی نے نہ اتنا کہ ہے یہ کام بلند
جو کھیلتے ہیں سدا شاعری کی عزت سے
مشاعروں میں انھیں کے ظفرؔ ہیں نام بلند

کڑک مرغی

جادو ٹونے کا کچھ اثر تو نہیں
اس کو پہناؤ تم کوئی گنڈا
فن کی مرغی کڑک ہوئی کیسے
جب کہ اس نے دیا نہیں انڈا

لاف زنی

نہ شین ٹھیک ہے ان کا نہ ان کا قاف درست
کبھی بھی رہتی نہیں ہے سخن کی ناف درست
ادب کی ڈینگ سلیقے سے ہانکنے کے لیے
ہمیشہ رکھتے ہیں وہ لاف اور گزاف درست

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS

تحسینِ ناشناس

تحسینِ ناشناسِ سخن سے خدا بچائے
تعریف اس کی حلق پہ جیسے کٹار ہے
سونے کو جانچتی ہے کسوٹی سنار کی
پرکھے گا کس طرح وہ اسے جو لہار ہے

کدال

نہ پوچھو کہ ہیں کس طرح کے ادیب
دکھاتے ہیں دنیا کو کیا کیا کمال
زبان و ادب کے وہ ہیں گورکن
چلاتے ہیں حضرت قلم کی کدال

غرورِ علم

چالاک بن رہے ہیں جو وہ بے وقوف ہیں
ان احمقوں کو اپنی ذہانت پہ ناز ہے
جن کے دل و دماغ میں ہے علم کا غرور
دراصل ان کو اپنی جہالت پہ ناز ہے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

سرچشمۂ جہالت

مڈل کا علم نہیں پاس کر گیا ایم۔اے
ظفرؔ یہ علم کی تحقیر کیا قیامت ہے
کہے جو شعر تو آفت ہے وہ ادب کے لیے
جو لکچرر ہے تو سرچشمۂ جہالت ہے

زندگی کا سلیقہ

جس کے چہرے پر خشونت کے ظفرؔ آثار تھے
اس کو ہم نے ایک اندازِ تبسّم کہہ دیا
زندگانی کا سلیقہ آگیا جب سے ہمیں
ہم نے کوّوں کو شہنشاہِ ترنّم کہہ دیا

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS

ہوٹنگ

اگر یہ سوچ کر بزمِ سخن میں آئے ہیں ہوٹر
کہ وہ ہوٹنگ سے اپنی شاعروں کو زیر کر دیں گے
نہ بھاگیں گے یہ شاعر بھی بڑے ماہر شکاری ہیں
زبردستی غزل ان کو سنا کر ڈھیر کر دیں گے

شعرا کی تعداد

ہمارے شہر کی اک اک گلی میں شاعر ہیں
بتائیں کیسے کہ تعداد ان کی ہے کتنی
شمار کیجیے ان کا تو اتنے نکلیں گے
قصائی خانے میں ہوتی ہیں مکھیاں جتنی

عذابِ الٰہی

جسے دیکھیے شعر کہنے لگا ہے
چڑھے کیوں نہ روّے سخن پر سیاہی
غزل ان کی پڑھیے تو محسوس ہوگا
کہ اترا ہے دل پر عذابِ الٰہی

تبدیلی

تبدیلیوں کا دَور ہے تبدیلیوں کا دَور
بدلے نہ کیسے اردو ادب کا ظفؔر نظام
ہوتی ہے شاعری تو یہاں بعد میں شروع
چھپتا ہے اس سے پہلے ہی مجموعۂ کلام

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

مشاعرے کا شاعر

عجیب ہوتے ہیں شاعر مشاعروں کے جناب
عجیب ہوتا ہے ان کی حماقتوں کا سرور
ادا کے ساتھ دکھاتے ہیں سامعین کو یہ
چھٹانک بھر کی غزل پر ہزار من کا غرور

داد کا چسکا

پڑ گیا داد کا جنھیں چسکا
توڑ ڈالی انھوں نے فن کی کھاٹ
شعر کیسے کہیں سلیقے کا
لگ گئی جب مشاعرے کی چاٹ

تبسّم ترنّم

چاہتے ہو تم اگر پڑھنا ظریفانہ کلام
مرثیہ بھی ہو تو اس میں کچھ تبسّم ڈال دو
ہیں اگر بے کیف غزلیں بھی تو کوئی غم نہیں
محفلوں میں جب پڑھو ان میں ترنّم ڈال دو

KUTUBKHANA. JALALI BOOKS JALALI

جدید سامعین

پڑھے جو شعر سلیقے کا ہوٹ ہو جائے
یہ سننے والے غضب کے ذہین ہوتے ہیں
جو بزمِ شعر و سخن کو سمجھتے ہیں مجرا
مشاعرے کے وہی سامعین ہوتے ہیں

شعرفہمی

نہیں شعر فہمی کا جس کو شعور
نہ دو تم سخن کا اسے عطردان
ظفرؔ یہ سبق یاد رکھنا سدا
گدھے کو کھلاتے نہیں زعفران

گھات

جن کو حرفِ روی نہیں معلوم
قافیے کی وہ بات کرتے ہیں
خوب ہیں پردۂ جہالت میں
علم و فن سے بھی گھات کرتے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

نثری شاعری

پڑھ رہے تھے کچھ دنوں سے ہم جو نثری شاعری
پھاڑ کر آخر گریباں چل پڑے صحراؤں میں
اس کو دریا بُرد کردینا مناسب تھا، مگر
ڈر یہ تھا کہ پھیلے گی آلودگی دریاؤں میں

شاعری کا سیلاب

نثری نظموں کا جو طوفانِ قیامت خیز ہے
وہ تو قاری کو بھی ساتھ اپنے اُڑا لے جائے گا
شاعری کا دیکھ کر سیلاب لگتا ہے کہ یہ
شاعروں کے ساتھ اردو کو بہا لے جائے گا

معیار

کاغذ کا دام چھونے لگا بڑھ کے آسماں
آئیں نہ اس خبر سے ظفرؔ آپ تاؤ میں
جب اس پہ چھاپی جاتی ہے اردو کی شاعری
کوئی بھی پوچھتا نہیں ردّی کے بھاؤ میں

تلپھج

تلپھج

تلفظ کو تلپھج کہہ رہے ہیں
نظیری کو نجیری پھول کو فول
وہ جانی دوست تھا زانی بنا ہے
اڑائی یاروں نے اردو کی وہ دھول

اردو پھارسی

پھائدہ اردو کے پڑھنے سے جتھر کوئی نہیں
ہم تو ہندی میں ہی پڑھ لیتے ہیں گالب کی گجل
پھارسی آتی نہیں اس کا ہمیں اپھسوس ہے
کیا کریں کوئی نجر آتا نہیں اس کا بدل

نقل کی عقل

پاس کرنے کو امتحاں پیارے
بس ذرا عقل کی ضرورت ہے
ٹاپ کر جاؤ گے ظفرؔ تم بھی
عقل سے نقل کی ضرورت ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

خارشی کتیا

علم سے کورے ہیں پھر بھی بن گئے ہیں لکچرر
پیٹتے ہیں ہر طرف اپنی فضیلت کا وہ ڈھول
جسم پر ان کے ہے ایسے علم کا جامہ ظفرؔ
خارشی کتیا کے تن پر جیسے مخمل کی ہو جھول

نئے استاد

ایسے بھی ہیں استاد یہاں اردو کے
ناول کو جو کہتے ہیں کہ افسانہ ہے
فرزانہ سمجھ لیتے ہیں دیوانے کو
دیوانے کو کہتے ہیں کہ فرزانہ ہے

نقلی استاد

وہ اصلی جو ہوتے تو اک بات تھی
سراپا ہیں نقلی بتائیں گے کیا
تہی مغز خود ہیں تو لڑکوں کو وہ
لکھائیں گے کیا اور پڑھائیں گے کیا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

پہاڑ اور اونٹ

لوگ تیار ہیں رگڑنے کو
اپنے نازک بدن کو تاڑوں سے
حال اردو کا پوچھتے کیا ہو
اونٹ لڑتے ہیں اب پہاڑوں سے

کنوارے کا ولیمہ

غیر سے لکھوا کے چھپوائی ہے اس نے جو کتاب
اس پہ اتراتا ہے اخلاقِ ذمیمہ دیکھیے
رسمِ اجرا بھی کرانے کی ہے بے چینی اسے
یعنی ہوگا اب کنوارے کا ولیمہ دیکھیے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ڈاکٹر اشرار

عمر بھر پڑھتا رہا جو صرف مانگے کا کلام
اس کو تمغہ دے رہے ہیں وہ بڑے فن کار کا
دشمنِ اردو کو لکھا شاعرِ اردو ظفرؔ
یہ ہے تازہ کارنامہ "ڈاکٹر اشرار" کا

شیخِ عرب

ظفر عرب کے یہ رنگیں مزاج بوڑھے شیخ
علاج کرتے ہیں یوں دل کی بے قراری کا
ہوس کی پیاس بجھا کر طلاق دیتے ہیں
''نکاح'' نام رکھا ہے حرام کاری کا

شعلۂ نفس

لوگ شاگرد کہیں کیوں نہ انھیں مجنوں کا
پرچم عشق جو لہرائے ہوئے رکھتے ہیں
سرد ہو جائے نہ دل اس کی حفاظت کے لیے
شعلۂ نفس وہ دہکائے ہوئے رکھتے ہیں

دلیری

کوئی رستم ہے کوئی گاما ہے
کوئی چیتا ہے تو کوئی ہے شیر
دل میں خوفِ خدا کسی کے نہیں
ہو گئے آج لوگ کتنے دلیر

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

یو این او

مسائل کا حل ڈھونڈ سکتا نہیں
وہاں دیر کے ساتھ اندھیر ہے
کٹے جس کے پنجے گرے جس کے دانت
ظفرؔ یو این او بھی وہی شیر ہے

رانڈ

ہر طرح کے شک سے اس کی پاک ہے دیوانگی
جو یو این او کو سمجھتا ہے کہ وہ اک سانڈ ہے
لٹ چکا ہے ویٹو کے ہاتھوں سے اس کا بھی سہاگ
کر ہی کیا سکتا ہے بے چارہ وہ اب تو رانڈ ہے

رکھیل

یو این او کی اصلیت کیا پوچھتے ہو اے ظفرؔ
سانڈ کی تصویر کے پردے میں وہ ہے ایک بیل
کام وہ دن رات کرتا ہے کچھ اس انداز سے
ایریا میں جیسے رِڈ لائٹ کے امریکی رکھیل

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

فرق

کوئی ''کمزور'' جو گھس جائے کسی کے گھر میں
لوگ اس شخص کو کہتے ہیں بڑا ناہنجار
ہم تو خوب اسے داد دیا کرتے ہیں
جب بھی امریکہ کسی ملک کی پھاندے دیوار

حرفِ صحیح

وہ بڑے باظرف ہیں ان کا یہ دعوا ہے ظفؔر
آج تک جن کو میسّر ہی نہیں ''ظرفِ صحیح''
ایسا لگتا ہے لگی ہے ان کو امریکی ہوا
جس کا ہر حرفِ غلط ہے آج کل حرفِ صحیح

راجدھانی

ملک کتنے ہیں مسلموں کے ظفؔر
بیش تر کی یہی کہانی ہے
کہہ رہا ہے یہ ان کا طرزِ عمل
ان کی امریکہ راجدھانی ہے

لندن کی آرزو

مغرب ظفر ہے مغرب مشرق میں کیا رکھا ہے
لندن کی آرزو میں ہم بھی مچل رہے ہیں
ٹپکے نہ رال کیوں کر یہ دیکھ کر ترقی
مائیں تو ہیں کنواری بچے اُبل رہے ہیں

تہذیبی ترقی

مغربی لوگوں کی ہوتی ہے عجب پالیسیاں
صبح میں حامی ہوں جس کے شام میں اس سے نفاق
جب بھی تہذیبی ترقی کا انھیں چڑھتا ہے جوش
دیتے ہیں شادی سے پہلے اپنی دلہن کو طلاق

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

معرکۂ خیر و شر

حکمرانِ مغربی کا ہو نہیں سکتا جواب
چھیڑتے رہتے ہیں وہ فکر و نظر کا معرکہ
ان سے جب پامال ہو جاتے ہیں انسانی حقوق
بے جھجک کہتے ہیں اس کو خیر و شر کا معرکہ

کتابی چہرا

عجب اس دور کے لڑکے ہوئے ہیں
کتابیں وہ نہیں پڑھتے نصابی
بزرگوں کی شکایت ہے یہ بے جا
وہ پڑھتے ہیں فقط چہرا کتابی

نئی نسل

یہ نئی نسل بھی عجب شے ہے
ڈھیلی پتلون ہے جوانی میں
بے ہنر اور اس پہ لمبے خواب
تل رہی ہے پکوڑے پانی میں

سترِ مرد

نوجوانوں میں ہوا مقبول اتنا ہاف پینٹ
اس کے آگے دوسری پوشاک بالکل گرد ہے
ان کو جانگھوں کی نمائش سے ہو کیسے احتراز
سترِ عورت کو سمجھتے ہیں کہ سترِ مرد ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ملّت کے سپوت

خوب ہیں یہ ملک و ملّت کے سپوت
دل کھلا ان کے عزائم دیکھ کر
میری ہمّت بھی جواں ہونے لگی
نوجوانوں کے "جرائم" دیکھ کر

بوڑھے جوان

وہ پرندے پر پرواز کٹے ہیں جن کے
ان کو آزادی میں ملتے ہیں اسیری کے مزے
عصرِ حاضر کے جوانوں کو بھی دیکھا ہم نے
لوٹتے ہیں وہ جوانی ہی میں پیری کے مزے

ماڈرن عشق

پہلے قاصد تھا ضروری کاروبارِ عشق میں
جس کے ہاتھوں روز آتے اور جاتے تھے پیام
کیوں نہ ہم قربان جائیں اس ترقّی پر ظفرؔ
اب تو انٹرنٹ سے معشوقوں کے آتے ہیں سلام

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

شادی کی شرائط

ان کی شادی کی شرائط بھی سنیں
کار اور رنگین ٹی وی چاہیے
خود ہیں بدکردار و بدطینت مگر
صاحبِ کردار بیوی چاہیے

جدید شادی

جدید دور کی شادی میں رسمیں بھی تھیں جدید
فریق دونوں طرف کے خوشی سے پھول گئے
دولھن بھی ہو گئی گھر سے ہنسی خوشی رخصت
خیال بعد میں آیا نکاح بھول گئے

نئی ہوا

کیا ہوا چل گئی زمانے میں
جو کھرے ہیں وہ ہو گئے کھوٹے
اور سادہ مزاج لوگوں کو
لوگ کہتے ہیں عقل کے موٹے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

فیشن کا طوفان

آنکھ مشرق کی بھی مغرب سے ظفؔر لڑ ہی گئی
دل الگ پہلے تھے دونوں کے مگر اب جُو گئے
جب اُٹھا طوفان فیشن کا تو اس طوفان میں
بی بیوں کے جسم پر کپڑے جو تھے وہ اُڑ گئے

لباس کا بوجھ

عورتوں کا لباس دیکھ کے ہم
اپنی نظروں میں خوار ہونے لگے
نازکی ان کی بڑھ گئی اتنی
تن پہ کپڑے بھی بار ہونے لگے

تہذیبی ترقّی

آج تہذیب کی ترقّی بھی
بے حد و بے قیاس ٹھہری ہے
بے حجابی کے دور میں گھر گھر
بے لباسی لباس ٹھہری ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

بڑے گلے کا بلاوز

خوشی کا ان کے ٹھکانا نہیں ہے کوئی ظفرؔ
زمانہ ان کا ہے قسمت بلند ہے ان کی
ہر اک نگاہ کا مرکز نہ کیوں وہ بن جائیں
بڑے گلے کا بلاوز پسند ہے ان کی

نمایش

جو کام نہیں ہوتا تھا وہ کام ہوا
اس کام کے ہونے سے بڑا نام ہوا
باقی نہ رہا جب سے دوپٹے کا رواج
جوبن کی نمایش کا چلن عام ہوا

جامۂ عریانی

ایسے فیشن کا بھلا کیوں نہ زمانہ ہو اسیر
شوق کا شوق ہے آسانی کی آسانی ہے
ان حسینوں پہ ہیں قربان ہماری آنکھیں
جسم پر جن کے فقط جامۂ عریانی ہے

KUTUB KHANA · JALALI BOOKS · JALALI

مغرب اور پردا

لہر مغرب میں یہ اُٹھی ہے جو پردے کے خلاف
ہم نہیں کہتے یہ ہے ہم کو جلانے کے لیے
لیڈیاں ان کی حجابوں میں رہیں بھی کیسے
پاس کچھ ہے ہی نہیں ان کے چھپانے کے لیے

شترِ بے مہار

ہیں میاں جن کے عرب میں حال ان کا کیا کہوں
زندگی میں آگئی ان کی مسرّت کی بہار
دندناتی پھر رہی ہیں مارکٹ میں رات دن
ہو گئی ہیں خیر سے بالکل ہی شترِ بے مہار

دوپٹّہ

اے دوپٹے کہاں ہے پوچھ تری
بند تیرا بھی کارخانہ ہے
لڑکیاں کیوں مریں بھلا تجھ پر
جینس ٹی شرٹ کا زمانہ ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ماڈرن بی بیاں

بازار میں نکلتی ہیں ماڈرن بی بیاں
آنکھوں میں بھر کے پیار کا کاجل گھلا ہوا
پردے کا ہے خیال تو برقع ہے جسم پر
یہ اور بات ہے کہ ہے چہرا کھلا ہوا

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

زینت

بزم میں روشنی انھیں سے ہے
ہیں وہی بیوپار کی زینت
جن کو خاتونِ خانہ ہونا تھا
وہ ہوئیں اشتہار کی زینت

انقلابِ زمانہ

کتنی ماداؤں کو مادائیں پسند آنے لگیں
ان کو اچھی ہی نہیں لگتی ہے نر کی صورت
کچھ نے کتوں کو بنا رکھا ہے اپنا محبوب
راس آتی ہی نہیں ان کو بشر کی صورت

عوریت

ہم سمجھتے تھے کتابیں آسمانی چار ہیں
یعنی قرآن و زبور انجیل اور توریت کو
کچھ الگ ہی ہے شریعت عورتوں کی اے ظفرؔ
جانتی ہیں مانتی ہیں وہ فقط ''عوریت'' کو

بیوہ بیوی

پوچھ ان عورتوں سے جا کے ظفرؔ
کیا ملا ان کو سیوا کا میوا
شوہروں کا سلوک ایسا ہے
جیسے بیوی نہیں وہ ہوں بیوا

رشوت کی تری

بیوی نے یہ شوہر سے کہا سنتے ہو
بریانی ہمیں روز کھلانی ہوگی
تنخواہ کی خشکی سے نہ دن بدلیں گے
رشوت کی تری اس میں ملانی ہوگی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

الّو کا سایہ

قولِ سعدؔی[1] بھی ہو گیا ہے غلط
کیوں خلل پڑ گیا ہے رائے میں
کوئی کرتا نہیں ہما کی تلاش
سب ہیں خوش الوؤں کے سائے میں

زندگی کا ڈر

جتنے مفلس ہیں دردؔ ہی کی طرح
اپنے جینے کے ہاتھوں مرتے ہیں[2]
مَوت کیسے نہ ان کو پیاری ہو
وہ تو اس زندگی سے ڈرتے ہیں

دنیا

جو ہوگا آخرت میں بعد مرنے کے وہ دیکھیں گے
ملے گی عافیت کس کو پھنسے گا کون ذلّت میں
یہ دنیا ہے یہاں کی رسم ہی کچھ اور ہے پیارے
فرشتے ہیں یہاں دوزخ میں اور شیطان جنّت میں

---

(۱) کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم ور ہما از جہاں شود معدوم (سعدؔی)
(۲) زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے (خواجہ میر درد)

نئے سقراط

یہاں بہتات سقراطوں کی ہے جو اپنے چیلوں کو
سکھاتے ہیں نئی حکمت نیا جادو جگاتے ہیں
مگر یوناں کے سقراط اور ان میں فرق ہے اتنا
پیا تھا زہر خود اس نے یہ چیلوں کو پلاتے ہیں

چراغاں

فارسی کی اک کہاوت جو بہت مشہور ہے[1]
اس کی تازہ شکل جو دیکھی تو حیراں ہو گیا
سارے چوروں کی ہتھیلی پر ہیں روشن اب چراغ
ان چراغوں کی بدولت ہی چراغاں ہو گیا

جوتوں کا سلام

ہم نے یہ دورِ محبت بھی ظفرؔ دیکھ لیا
بات بے بات ہوا کرتا ہے ڈنڈوں سے کلام
صبح کے وقت کلیجے سے لگاتے ہیں جنھیں
شام ہوتے ہی انھیں کرتے ہیں جوتوں سے سلام

---

(۱) چہ دلاور است دزدی کہ بہ کف چراغ دارد

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

شہرت کا معیار

گلی گلی میں کھلے ہیں پرائیویٹ اسکول
پھنسائے جاتے ہیں جن میں نئے نئے معصوم
وصولتا ہے جو اسکول خوب موٹی رقم
اسی کے نام کی مچتی ہے سارے شہر میں دھوم

گونگے ابلیس

حق بات کو حق کہنے سے گھبراتے ہیں
اس بات سے اٹھتی ہی نہیں دل میں ٹیس
ظالم کو کبھی ٹوک نہیں سکتے وہ
ٹوکیں بھی تو کیسے کہ ہیں گونگے ابلیس

پڑوس کا حق

حق پڑوسی کا ہے پڑوسی پر
یہ سبق لوگ کیوں بھلا بیٹھے
جب ہمیں یاد یہ سبق آیا
ہم پڑوسن سے دل لگا بیٹھے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

پالتو

تم سے کسی نے کہا تھا ڈھونڈو عیب
سب کی نظروں میں فالتو بن جاؤ
دُم ہلانے کی ڈال لو عادت
خوش جو رہنا ہے پالتو بن جاؤ

ایمان کا ڈر

ہم گناہوں کے اندھیرے کے جو عادی ہو گئے
اس اندھیرے میں ہی اب جینے لگے مرنے لگے
دل میں پیدا کس طرح ہو روشنی ایمان کی
نام ہم ایمان کا سن کر ہی جب ڈرنے لگے

خیالی عظمت

وہ کیا نکلیں گے اب اس دائرے سے
خیالی عظمتوں میں گھر گئے ہیں
نہیں ہوتا کبھی ان کو یہ احساس
کھڑے ہونے سے پہلے گر گئے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

عشقِ ماضی

عشق ماضی سے ہو گیا ایسا
حال کا ذکر ہی نہیں کرتے
بات کیا پوچھتے ہو فیوچر کی
اس کی ہم فکر ہی نہیں کرتے

ماضی کا گھیرا

امتِ مسلمہ ہے وہ جس نے
منہ کو منزل سے پھیر رکھا ہے
کیسے ڈھونڈے وہ اپنا مستقبل
اس کو ماضی نے گھیر رکھا ہے

کرایے کی عقل

اپنے معاشرے کا نظارا تو دیکھیے
جو کام ہو رہا ہے وہ مغرب کی نقل ہے
کیسے کوئی یہ سوچے کہ اس کا سبب ہے کیا
اپنی سمجھ نہیں ہے کرایے کی عقل ہے

KUTUBKHANA JALALI BOOKS

ملّتِ بیضا

بریانی نہاری کا دستور پرانا ہے
کہنے سے معالج کے دستور نہ توڑیں گے
برباد اگر صحت ہوتی ہے تو ہو جائے
ہم ملّتِ بیضا ہیں انڈے کو نہ چھوڑیں گے

مریض

قومِ مسلم کے نوجوان ہوئے
گورے گالوں کے کالے تل کے مریض
اور وہ لوگ جو سلامت تھے
ہو گئے گوشت کھا کے دل کے مریض

دُور اندیشی

بال بچّوں کا اب خیال کرو
زندگی کا کراوٴ تم بیمہ
بعد بیمے کے روز کھاتے رہو
پیٹ بھر بھر کے قورمہ قیمہ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کمائی کا نسخہ

نوکری چاکری کرنے کی ضرورت کیا ہے
دھن کمانا ہے اگر شہر کے دادا بن جاؤ
یہ نہ بھائے تو ہے آسان یہ نسخہ پیارے
نوٹ بارش کی طرح برسیں گے بابا بن جاؤ

ضمیر کا تکیہ

خبر نہیں ہے تمھیں کیا نئے زمانے کی
تلاش کرتے ہو تم کس فقیر کا تکیہ
کوئی ملے گا نہ گوشہ نشین تم کو یہاں
نہیں کسی کو بھی ربِّ قدیر کا تکیہ
خدا پہ جن کو بھروسا تھا ہو گئے رخصت
جو اَب ہیں ان کو ہے شاہ و وزیر کا تکیہ
تمھیں بھی آئے گی ان کی طرح ہی گہری نیند
لگاؤ اپنے سرہانے ضمیر کا تکیہ

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

بالغوں کی فلم

ذہن کے کچّے بھی پکّے ہو گئے ہیں آج کل
کیوں نہ جائیں دوڑ کر یہ ان کے من کی موج ہے
دیکھیے جا کر تماشا یہ سنیما ہال میں
بالغوں کی فلم ہے نابالغوں کی فوج ہے

جدید کلچر

ہم کو ہے ناز اس پر آیا جدید کلچر
ماڈرن زندگی ہی سب لوگ جی رہے ہیں
امّاں کے ساتھ بیٹے اب دیکھتے ہیں فلمیں
ابّا کے سامنے ہی سگریٹ پی رہے ہیں

ہمدرد

نوجوان باپ ماں کے ہیں ہمدرد
ڈھونڈ لیتے ہیں خود ہی دلہن کو
کر کے شادی وہ اپنی مرضی سے
دور کرتے ہیں ان کی الجھن کو

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

جنّت نشان

دھڑکن ہے لاکھوں دل کی کروڑوں کی جان ہے
ایسا کہاں ہے کوئی بڑا ہی مہان ہے
مردِ ظریف تھا وہ ظفرؔ جس نے یہ کہا
سارے جہاں میں ہند ہی جنّت نشان ہے

محرّم مبارک

قومی یکجہتی نے پایا ملک میں ایسا فروغ
برہمن اور شیخ میں ہونے لگی ہیں شادیاں
اب تو یکجہتی کے صدقے میں ظفرؔ ملنے لگیں
روزِ عاشورہ محرّم کی مبارک بادیاں

حاجتِ حمّام

حکومت کان دے جلدی نئے حمّام بنوائے
کرے یہ کام پھر وہ جوش سے تازہ امنگوں سے
جو ہیں حمّام پہلے کے کہیں کیا حال ہم ان کا
ٹھسا ٹھس بھر چکے ہیں وہ بہت پہلے ہی ننگوں سے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

مشورہ

اسپتالوں میں مریضوں سے طبیبوں کا سلوک
ایسے جیسے آدمی ہو کر بھی ہوں وہ جانور
اس لیے سرکار کو میرا یہی ہے مشورہ
ہر شفاخانے میں بھیجے وہ مویشی ڈاکٹر

بیماروں کا مقتل

نہ کوئی پوچھنے والا نہ غم کو بانٹنے والا
وہاں جاتا ہے وہ انسان جو احمق ہے پاگل ہے
جنھیں اہلِ جہاں کہتے ہیں سرکاری شفاخانہ
شفاخانہ کہاں ہے وہ تو بیماروں کا مقتل ہے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

مچھّروں کی بے چارگی

کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا وہ آخر کیا کریں
سر پہ منڈلانے لگا ہے ان کے خطرہ جان کا
سن کے مچھر ایڈز کی خبریں ہیں دہشت کے شکار
خون وہ کیسے پئیں اب حضرتِ انسان کا

استاد اور ڈفلی

تعلیم سے کسی کو بھی رغبت نہیں رہی
اُجڑا ہے قصرِ علم تو آباد کیا کریں
ڈفلی بجا رہے ہیں وہ بیٹھے کلاس میں
لڑکے ہی جب نہ آئیں تو استاد کیا کریں

وقت کی گردش

جگر کو تھام کے دیکھو ذرا سماں یہ بھی
اندھیرے کیسے اُجالوں پہ راج کرنے لگے
سلام کرتے تھے شاگرد بن کے جو کل تک
اساتذہ کو نصیحت وہ آج کرنے لگے

بستے کا بوجھ

کیا کہیں انگریزی اسکولوں کی حالت اے ظفرؔ
ہو گیا ہے کتنا بھاری علم کے رستے کا بوجھ
جیسے دھوبی کے گدھے کی پیٹھ پر گٹھر لدے
لد گیا ہے ویسے ہی بچوں پہ بھی بستے کا بوجھ

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

ٹنشن کی بات

ٹیچروں سے تذکرہ ہرگز نہ چھیڑیں علم کا
ایسی باتوں کو سمجھ لیتے ہیں وہ ٹنشن کی بات
ایک ہی صورت ہے جس سے خوش رہیں گے آپ سے
صرف ان سے کیجیے تنخواہ اور پنشن کی بات

توسیعِ ملازمت

ملازمت میں وہ توسیع چاہتے ہیں ظفر
انھیں برا نہ کہیں آپ غور فرمائیں
لٹک رہے ہیں اگر قبر میں تو اس کے عوض
برا نہیں ہے وہ کرسی پہ پانو لٹکائیں

کلرک

نہ سی ایم کی نہ پی ایم کی حکومت ہے کلرکوں کی
اگر بھارت سمندر ہے تو وہ اس کی روانی ہیں
وہ ناداں ہیں جو کہتے ہیں گرانی ان کو آفس کا
وہی دفتر کے راجا ہیں وہی دفتر کی رانی ہیں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

زندہ دلی

بڑھ گئی ہے آج کل لوگوں کی وہ زندہ دلی
ہے قلم حیرت زدہ کیا لکھے ان کی شان میں
مسکراتے ہیں جو ہوتے ہیں جنازے میں شریک
قہقہے جا کر لگاتے ہیں وہ قبرستان میں

ذہنی مناسبت

اپنے ہنر میں طاق ہیں جو باکمال ہیں
کرتے نہیں وہ اڈھوں سے پوّوں سے دوستی
ذہنی مناسبت ہی نہیں ہو تو کیا کریں
ہوتی نہیں ہے ہنس کی کوّوں سے دوستی

مکین و مکاں

استاد نے پڑھایا تھا ہم کو یہی سبق
اچھے مکین ہوتے ہیں زینت مکان کی
آنکھوں کے سامنے ہے مگر اور ہی سماں
اب تو مکیں سے بڑھ کے ہے عزّت مکان کی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

تغیّر

واہ سے آہ میں تبدیل ہوئے جاتے ہیں
لوگ افواہ میں تبدیل ہوئے جاتے ہیں
یہ تو موسم ہے ضمیروں کے تغیّر کا ظفرؔ
کوہ بھی کاہ میں تبدیل ہوئے جاتے ہیں

پاگل ضمیر

ہر ایک شخص ہے دانا بھی اور بینا بھی
یہاں غریب نہ کوئی امیر پاگل ہے
سما گیا ہے دماغوں میں سیم و زر کا جنون
یہی سبب ہے کہ سب کا ضمیر پاگل ہے

ضمیر کا قحط

پڑا ہے سب پہ اثر وہ امیر ہو کہ فقیر
کہیں بھی ملتی نہیں دورِ نو میں اس کی نظیر
کرے وطن میں درآمد اسے حکومتِ وقت
پڑا ہے ملک میں اپنے مہیب قحطِ ضمیر

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اکتسابی شرافت

کوئی دولت کے بل پر کیسے عزّت دار بن جائے
کہ زر کے زور پر عزّت مآبی ہو نہیں سکتی
یہ ناممکن ہے نسبت ہو رذیلوں کو شرافت سے
جو خُلقی ہو کبھی وہ اکتسابی ہو نہیں سکتی

نئے عزّت دار

لگا ہے آنے انھیں بات بات پر غصہ
غضب کا ان کی طبیعت میں ہے چڑھاو اُتار
کسی کی بات وہ برداشت اب کریں گے کیوں
عرب سے آیا ہے پیسہ نئے ہیں عزّت دار

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

خوش آمدید

صبر اور شکر کا کریں اظہار
مشکلوں سے کبھی نہ گھبرائیں
آپ کا گھر اگر جہنم ہو
اس پہ "خوش آمدید" لکھوائیں

خاکساری

بڑے خلیق ہیں صاحب بڑے مہذب ہیں
بہت لگاو ہے حضرت کو دین داری سے
کوئی جو دیتا ہے رشوت کا ان کو نذرانہ
قبول اسے بھی وہ کرتے ہیں خاکساری سے

اصول اور وصول

کوئی اصول کی باتیں کبھی جو کرتا ہے
تو لوگ کہتے ہیں اس کو فضول کی باتیں
مزاج تو بھی سمجھ لے ظفر زمانے کا
اصول چھوڑ کے اب کر "وصول" کی باتیں

چور کی داڑھی

ٹھگی ہو یا کہ مکّاری ہنر ہے سیکھ لو تم بھی
کہ اس میں دخل کوئی سال یا سن کا نہیں ہوتا
پولس ہو یا کہ قاتل بچ نکلتے ہیں وہ جل دے کر
یہاں تو چور کی داڑھی میں بھی تنکا نہیں ہوتا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

مظاہرے کا ہنر

مظاہرے کا ہنر سیکھ کیوں نہیں لیتا
بغیر اس کے تری زندگی ادھوری ہے
بلا سے تجھ میں لیاقت کسی طرح کی نہ ہو
لیاقتوں کی نمایش مگر ضروری ہے

اُسترے کی مالا

ہوں غیر یا کہ اپنے سُو جان سے ہیں عاشق
اخلاق کا ہمارے ایسا ہے بول بالا
دیکھا نہیں ہے لیکن اس کو یہاں کسی نے
رہتے ہیں جو پہن کے ہم اُستروں کی مالا

رشتوں کا تقدّس

اس کو بھیّا کہہ دیا جس کو بھی سمجھا بے وقوف
لفظِ بھائی کو عطا یوں ہو گیا اعلا مقام
جو چھٹے غنڈے ہیں دادا بن گئے سب کے لیے
ہم نے رشتوں کے تقدّس کا کیا وہ احترام

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

وہم وگماں کی سیڑھیاں

جو ضلالت میں بڑھے آگے ہوے وہ سرخ رو
یاد رکھیں گی سبق یہ پیڑھیاں در پیڑھیاں
جو صداقت اور عدالت کا سبق پڑھتے رہے
وہ تو چڑھتے رہ گئے وہم و گماں کی سیڑھیاں

بے بسی کی حد

جو بامراد ہیں دنیا انھیں سلام کرے
گلے لگاتا نہیں کوئی بے مرادوں کو
مری نظر میں ظفرؔ بے بسی کی حد ہے یہی
حضور کہنا پڑے جب حرام زادوں کو

اعترافِ شکست

مشورہ تسلیم کر لیں مان لیں اپنی شکست
کامیابی مل نہیں سکتی کسی بھی حال میں
دے گوالا دودھ تو ڈھونڈیں نہ اس میں دودھ آپ
دال بھی ہرگز نہ ڈھونڈیں مدرسوں کی دال میں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

دعوتِ چہلم

کس عقیدت سے کھلاتے ہیں ہمیں
اور راتوں سے ہے اس کی رات اور
ہم ولیمے کے بھی قائل ہیں مگر
دعوتِ چہلُم کی ہے کچھ بات اور

بن بلائے مہمان

چاہے ہم کو کوئی دعوت دے نہ دے
ہم نہیں کرتے کسی کا انتظار
بن بلائے جا دھمکتے ہیں وہاں
تاکہ محفل کا بڑھے عزّ و وقار

احساسِ انبساط (Feel Good)

دیکھو نہ خواب جیت کا غفلت کی جنگ میں
بازی گروں کے فیض سے ہارے ہوئے ہو تم
مرہم تمھارے زخم کا لائیں کہاں سے ہم
احساسِ انبساط کے مارے ہوئے ہو تم

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

خام خیالی

ہوا کے دوش پہ رہتی ہے وہ سوار ظفرؔ
نہیں ہے ہاتھوں میں اس کے ابھی خرد کی لگام
کبھی تو عقل مری قوم کو بھی آئے گی
سجائے بیٹھے ہیں ہم دل میں یہ خیالِ خام

ہڈّی اور گڈّی

عجیب دَور تھا وہ بھی تلاشِ رشتہ کا
یہ پہلی شرط تھی مل جائے ہڈّی سے ہڈّی
نیا زمانہ جو آیا نیا مزاج بنا
نئے چلن کا ہے معیار نوٹوں کی گڈّی

بڑا منہ چھوٹی بات

وہ ادب ہو یا سیاست چل گئی ایسی ہوا
پوچھتے ہیں لوگ ”حضرت آپ کی کیا ذات ہے؟“
تبصرہ اس پر ضروری ہے تو کر دیجے ظفرؔ
یہ بڑے کے منہ سے نکلی ایک چھوٹی بات ہے

جہالت کی گہرائیاں

دیکھ کر بحرِ جہالت کی ظفرؔ گہرائیاں
علم بھی حیرت زدہ ہے عقل بھی حیران ہے
بات سمجھانی کسی جاہل کو مشکل ہے بہت
جانگھیا ہاتھی کو پہنانا بہت آسان ہے

آبرو کا ڈھول

ناک چوٹی تو ان کی کٹنی تھی
بولتے تھے بہت وہ اونچے بول
ٹھیک سے بجنے بھی نہ پایا تھا
پھٹ گیا ان کی آبرو کا ڈھول

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

جہالت کا نشہ

اشراف کی دستار کو ٹھوکر مارے
فرعون سے دوچار قدم بڑھ جائے
انجام خدا جانے ظفرؔ اس سر کا
جس سر پہ جہالت کا نشہ چڑھ جائے

ہونہار بروا

گالیاں لختِ جگر کی سن کے ابّا جان بھی
کہتے ہیں خوش ہو کے بیٹا ہے بڑا ہی ہونہار
ہے یقیں ان کو پولیس افسر بنے گا ایک دن
گالیوں سے آئے گی اس کی ترقّی پر بہار

بواسیر

وہ بات کر نہیں سکتا ہے گالیوں کے بغیر
کہ خاندان کی اس کے یہی روایت ہے
زمانہ ساز طبیبوں کی ہے یہی تشخیص
زباں کو اس کے بواسیر کی شکایت ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

آپ ہارے...

اپنی کوتاہیاں نظر میں نہیں
دوسروں کو مگر سدھارے ہے
اپنا الزام تھوپے غیروں پر
آپ ہارے بہو کو مارے ہے

رکاوٹ

سلکشن ہو رہا ہے افسروں کا
"نوازش" راستہ روکے کھڑی ہے
لیاقت کس طرح جیتے گی بازی
سفارش راستہ روکے کھڑی ہے

حاسد

وہ حاسد ہے ظفرؔ اس کی ہے مجبوری حسد کرنا
ترس کھاؤ کہ ہے بھاری مصیبت میں وہ بے چارا
پتے کی بات اک دانا نے ہم کو یہ بتائی تھی
کہ جو بھی آگ کھاتا ہے اُگلتا ہے وہ انگارا

بوفے ڈنر

لوٹ کا منظر ہے کیسا کیا کوئی دنگا ہوا
عالمِ وحشت ہے طاری پھٹ گئے کتنوں کے سر
بھائی صاحب! آپ بھی کس دَور کے انسان ہیں
یہ ہے دورِ نو کی دعوت نام ہے بوفے ڈنر

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

بوتل

لب پہ آیا جو اُن کے نامِ شراب
سر پہ نشہ سوار ہونے لگا
اتنی بوتل چڑھالی حضرت نے
بوتلوں میں شمار ہونے لگا

محلّے کی سیاست

قدم چومتی ہے ظفرؔ کامیابی
جو تھی دور پہلے وہ پاس آگئی ہے
لگے ہلدی چونا نہ کیوں روز ان کو
سیاست محلّے کی راس آگئی ہے

جٹھانی

سسر کو ساس کو جھڑکی نناڈ نندوں کو
لگاتی رہتی ہیں سب کو وہ رعب کا ٹیکہ
جو دیورانی ہیں ان کو بھی گھڑکیاں دن رات
وہ چاہتی ہیں کہ بن جائیں گھر میں امریکہ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

مفکّر اہلیہ

مری اہلیہ ہیں نرالی مفکّر
وہ بے بات کی بات بھی سوچ لیں گی
انھیں کوئی ٹوکے یہ ہمّت ہے کس میں
جو ٹوکے گا اس کا وہ منہ نوچ لیں گی

شوہر کا علاج

جا رہے ہیں ڈاکٹر کے پاس جو شادی شدہ
بے مزا ہو جائے گا کچھ اور بھی ان کا مزاج
اتنی موٹی بات بھی معلوم کیوں ان کو نہیں
بیویاں ہی ٹھیک سے کرتی ہیں شوہر کا علاج

معجونِ شکیلی

جو ہو محروم لطفِ زندگی سے
اُبلتی ہی نہ ہو جس کی پتیلی
وہ مردہ بھی ہو تو ہو جائے زندہ
اگر کھائے وہ "معجونِ شکیلی"

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

مفاد کی دھول

اس نئے دَور کی سیاست میں
فلسفہ کیا ہے اور کیا ہے اصول
جس طرف بھی نگاہ دوڑاؤ
اُڑ رہی ہے اُدھر مفاد کی دھول

حکمت

یہ تو دورِ مفاد ہے پیارے
کون سنتا ہے غم نصیبوں کی
صرف اپنی ہی جیب بھرتے رہو
بات کرتے رہو غریبوں کی

مفاد کے بندے

خدا کے بندے وہاں مشکلوں سے ملتے ہیں
قدم قدم پہ جہاں ہوں مفاد کے بندے
حسینیت کا علم کس طرح اُٹھائیں گے
یزید، شمر اور ابنِ زیاد کے بندے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

زمانہ ساز

ہمیشہ کامیابی کیوں نہ چومے ان کے قدموں کو
ہوا کا رُخ بدلتا ہے تو وہ قبلہ بدلتے ہیں
وہ پہلے پھونکتے ہیں تب اُٹھاتے ہیں قدم اپنا
جہاں چکنا نظر آئے وہیں جا کر پھسلتے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

لنگڑی بلّی

جھکائے بیٹھی ہے سر اس سے ہوشیار رہو
ہمیشہ پیٹھ پہ اپنوں کے وار کرتی ہے
نہیں ہے خطرے سے خالی مراقبہ اس کا
یہ لنگڑی بلّی ہے گھر میں شکار کرتی ہے

کلجگ

یقیں اب ہو گیا مجھ کو اسی کا نام کلجگ ہے
کہ اب استاد شاگردوں سے دھوبی پاٹ کھاتے ہیں
یہاں ایسے بھی کتّے ہیں وفاداری نہیں جن میں
سکھایا بھونکنا جس نے اسی کو کاٹ کھاتے ہیں

ڈبل سنچری

کرپشن کی پچ پر ڈبل سنچری
بنانے لگے ہیں کھلاڑی تمام
کوئی بھی ہو میداں یہی کھیل ہے
تماشا فقط دیکھتے ہیں عوام

اجابت

چل رہی ہے جب سیاست کی ہوا
آپ بھی اپنی سیاست کیجیے
کھائیے دعوت پہ دعوت روز ہی
شاہراہوں پر اجابت کیجیے

روشن خیالی

جو مسلمانوں کے حق میں بولے وہ فرقہ پرست
عافیت کے ساتھ جینا اس کا ہوتا ہے محال
جو مسلمان نکتہ چینی کرتا ہے اسلام پر
سیکولر احباب کہتے ہیں اسے روشن خیال

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

حکومت کا فسانہ

حکومت کا فسانہ ہے سمجھ میں آ نہیں سکتا
یہ تو آغاز ہے پیارے کہانی اس سے آگے ہے
نظر کیسے مجھے آئے ترقی کی کوئی صورت
مری تنخواہ پیچھے ہے گرانی اس سے آگے ہے

فرضی تصادم

جاں نثاروں میں تمھارا ہو نہیں سکتا شمار
لاکھ تم اپنے وطن پر جان وارے جاؤ گے
مہربانی سے پولس کی اک دن تم بھی کہیں
اے ظفرؔ فرضی تصادم میں ہی مارے جاؤ گے

ترنگا یاترا

جیسے چوہے کھا کے نُو سو حج کو اک بلّی گئی
ویسے اک دنگائی کی نکلی ہے دنگا یاترا
تاکہ سمجھیں دیش واسی پاپ کو پُن اس لیے
نام اس کا رکھ دیا اس نے ترنگا یاترا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

سیاسی گائے

یہ مہنگی نہیں یہ ہے سستی خریدو
سمجھنا کہ یہ ہے ولایت کی گائے
کوئی گائے دیتی نہیں دودھ اتنا
کہ دیتی ہے جتنی سیاست کی گائے

کبوتر اور کوّے

سیاست بھی کرکٹ بن گئی ہے
لگیں اس میں بھی چھکّے اور چوّے
نظارا دیکھیے اس کی فضا میں
اڑیں مل کر کبوتر اور کوّے

سانپ اور سیڑھی

ہم بزرگوں سے یہی سنتے رہے اکثر ظفرؔ
درحقیقت ہے سیاست پیڑھی در پیڑھی کا کھیل
لیکن آنکھیں جب کھلیں اپنی تو یہ عقدہ کھلا
آج کل کی ہے سیاست سانپ اور سیڑھی کا کھیل

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ووٹ اور نوٹ

وقت آتے ہی الکشن کا نکل پڑتے ہیں
ملک کے راہنما ووٹ جتانے کے لیے
ووٹ کے صدقے انھیں جیت جو مل جاتی ہے
پھر وہ رہتے ہیں فقط نوٹ جٹانے کے لیے

ووٹ کی چوٹ

گرم پرچار ہوا گرم ہی تقریریں ہوئیں
رات دن چندے میں آتے ہی رہے نوٹ پہ نوٹ
منہ کے بل سارے گرے سامنے جب آیا ریزلٹ
ووٹروں نے عجب انداز سے دی ووٹ کی چوٹ

چار دن کی چاندنی

آ گیا موسم الکشن کا خوشی کی بات ہے
خوش نما بادل گرجتے ہیں ہوئی برسات ہے
یہ سمجھ کر سبز باغوں کی کریں اب سیر ہم
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

بندر اور وزارت

دِل بدلنا تھا دَل بدلتے ہیں
کر کے جنگ و جدل بدلتے ہیں
اب تو لے کر وزارتیں بندر
ہاتھ کا ناریل بدلتے ہیں

بکاؤ منتری

اے ظفرؔ سادہ مزاجی کی ہے ان کی انتہا
ڈھونڈتے ہیں دیش واسی کیوں ٹکاؤ منتری
جب سے بازارِ سیاست میں لگا بکنے ضمیر
تھوک میں بکتے ہیں جتنے ہیں بکاؤ منتری

آم اور عوام

سکھا رہے تھے منسٹر یہ اپنے بیٹے کو
ہمارا کام ہے لینا تو لے رہے ہیں گھوس
نہ رکھنا فرق کوئی آم اور عوام میں تم
یہ چوسنے کے لیے ہی بنے ہیں ان کو چوس

گناہِ جاریہ

دورِ نو کے رہبرانِ قوم کی کیا بات ہے
رات دن کرتے ہیں وہ بھی آخرت کا انتظام
گام زن رکھتے ہیں بیٹوں کو وہ اپنی راہ پر
ایسے ہوتا ہے گناہِ جاریہ کا اہتمام

ذات پات کی برکتیں

رات دن نعرہ لگاتے رہیے ذات اور پات کا
رفتہ رفتہ یہ سیاست رنگ اک دن لائے گی
اور کچھ بھی ہاتھ آئے یا نہ آئے آپ کو
ممبری ایوانِ بالا کی تو مل ہی جائے گی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

درِ مفاد

پارٹی کوئی ہو کچھ فرق نہیں پڑتا ہے
سب کی جانب سے ہم اس دل کو دُھلا رکھتے ہیں
جس کو آنا ہو اسی راہ سے ہوکر آئے
ہم مفادات کا دروازہ کھلا رکھتے ہیں

لیڈر کی محبت

مجھے آواز دے کوئی تو بن جاتا ہوں میں بہرا
مچا ہو شورِ محشر بھی تو میں کب کان دیتا ہوں
رعایا پر محبت کی نظر ڈالوں کبھی کیسے
بڑا لیڈر ہوں میں کرسی پہ اپنی جان دیتا ہوں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

کرسیوں کی شرمندگی

کیسے کیسے لوگ ان پر بیٹھتے ہیں آج کل
کوئی پروا ہی نہیں جنتا کو ان کی شان کی
جن کی ہوتی تھی فضیحت وہ بنے عزت مآب
خود سے شرمندہ بہت ہیں کرسیاں ایوان کی

حقِ خدمت

جیتے چناو وہ تو وزارت انھیں ملی
تھا جشن دن میں اور چراغاں تھا رات میں
موقع ملا تو کر دیا خدمت کا حق ادا
لا کر کٹورا رکھ دیا پبلک کے ہات میں

علاج

کیا مَرَض ہے کہ کبھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے
یوں تو ہونے کو بہت ہوتا ہے غربت کا علاج
ہیں یہاں جتنے غریبوں کے مسیحا مشہور
اب ضروری ہے کہ ہو ان کی بھی شہرت کا علاج

منصب خور

اب وطن کے ارتقا میں شک کی گنجایش کہاں
کوتوالوں کی جگہ تھی چور قابض ہوگئے
جتنی اونچی کرسیاں تھیں حال ان کا یہ ہوا
رفتہ رفتہ ان پہ منصب خور قابض ہوگئے

باسلیقہ رہبر

ہمارے رہبرانِ قوم اتنے باسلیقہ ہیں
بنانے پر جو آئیں زاغ کو بلبل بناتے ہیں
جو اُٹھتا ہے کبھی دردِ ترقی پیٹ میں ان کے
جہاں حاجت نہیں ہوتی وہاں بھی پُل بناتے ہیں

وعدوں کا مرکز

سن کے تقریرِ مسلسل اک مفکّر نے کہا
اے خدا اہلِ وطن کو کر عطا صبرِ جمیل
ایسے وعدے جو یہاں پورے نہیں ہوتے کبھی
ویسے وعدوں کا ہے مرکز لال قلعے کی فصیل

جمہوریت کا مغز

آمروں کی عجیب ہابی ہے
ٹھوکریں ذہن کو لگاتے ہیں
جب لگے ان کو اقتدار کی بھوک
مغزِ جمہوریت ہی کھاتے ہیں

ایک انار

میں ہی پردھان منتری بن جاؤں
کتنے لیڈر ہیں اس کے دعوے دار
کیا کریں اب سیاستوں کے حکیم
ہے انار ایک سینکڑوں بیمار

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

لیاقت

ایک چپراسی کی خاطر یہ ضروری ہے ظفؔر
کم سے کم وہ میٹرک تو پاس ہونا چاہیے
ہاں وزیروں کے لیے تعلیم کی حاجت نہیں
شرط صرف اتنی ہے ان کو باس ہونا چاہیے

زنخوں کی مردانگی

بیدار ہو گئے ہیں لڑنے لگے الیکشن
تالی سیاستوں کی وہ بھی بجا رہے ہیں
اب رستمِ زماں کو چھوٹے نہ کیوں پسینہ
مردانگی کے جوہر زنخے دکھا رہے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ملک کا اغوا

وہ ریڈیو ہو کہ ٹی وی اس کا چرچا ہے
ہوا جہاز جو اغوا گیا وہ کابل میں
ہمیں یہ ڈر ہے نہ ہو جائے ملک کا اغوا
کوئی اسے بھی نہ لے جائے چاہِ بابل میں

چھوٹے سردار

ہولیاں خون کی کھیلی ہیں ظفرؔ جس نے یہاں
اس کو یارانِ وطن کہتے ہیں چھوٹے سردار
لوگ چنگیز کو پوجیں تو تعجب کیا ہے
دورِ نَو کا جو ہلاکو ہے بنا ہے اوتار

راج دھرم

اسی کے نام پہ فتنے فساد ہوتے ہیں
ظفرؔ عجیب سی لگتی ہے آج دھرم کی بات
جو دیس دھرم کے پالن میں خود رہا ناکام
اُڑا رہا ہے وہی شخص راج دھرم کی بات

نئی دیس بھکتی

وہ روکے بھی کیوں اپنے دنگائیوں کو
کہ آتی ہے آڑے نئی دیس بھکتی
مگر چال بگلا بھگت کی تو دیکھو
دکھانے چلا ہے وہ سرحد پہ شکتی

گرم لہو

ظفرؔ میں نے پوچھا یہ ہڑدنگیوں سے
بناتے ہو کیوں مسلموں کو نشانہ
جو سردار تھا ان کا بولا یہ تن کر
"لہو گرم رکھنے کا ہے یہ بہانہ"

نفرت کے سوداگر

بنیں نفرت کے سوداگر کریں تقریر زہریلی
لہو انسان کا پی کر سیاسی ناگ پلتے ہیں
غلاظت کے نکلنے کے تو رستے اور ہیں لیکن
یہ کیسے لوگ ہیں جو گندگی منہ سے اُگلتے ہیں

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

تختہ پلٹ

ظفرؔ جس مشترک تہذیب پر ہم ناز کرتے ہیں
اسی تہذیب کا تختہ پلٹنا چاہتے ہیں وہ
اخوّت اور رواداری جہاں ان کو دکھائی دے
عقابوں کی طرح اس پر جھپٹنا چاہتے ہیں وہ

رام سینا

بنی ہے راونوں کی رام سینا
یہ کیا پٹی پڑھائی جا رہی ہے
کہاں سیتا کی چنتا ہے کسی کو
کہاں لنکا جلائی جا رہی ہے

زعفرانی عقل

دیس واسی کیوں نہ بھگتیں دیس بھکتی کی سزا
زعفرانی عقل والے جو تھے سودائی ہوے
کھیل جب اپنا دکھانے آگئی راون کی فوج
رام جی بھی اس تماشے کے تماشائی ہوے

آم کا فائدہ

کھیتیاں جو ببولوں کی کرتے رہے
وہ اُٹھانے لگے آم کا فائدہ
جتنے بے چند تھے وہ نوازے گئے
راونوں کو ہوا رام کا فائدہ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

رام راج

راج گدی سنبھالنے والے
ہم کو وعدوں کا تاج دیتے ہیں
بھکت جو ہو گئے ہیں راون کے
وہ ہمیں رام راج دیتے ہیں

چور کی ڈانٹ

دیس بھکتی سے جن کو نفرت ہے
آج اس کی سند وہ بانٹتے ہیں
کیسا بدلا ہے رخ ہواؤں کا
کوتوالوں کو چور ڈانٹتے ہیں

تاریخ کی کروٹ

ہند کی تاریخ کروٹ لے رہی ہے آج کل
دیدۂ عبرت سے دیکھو گردشِ ایام کو
دیس بھکتوں میں ہوا شامل ہر اک بگلا بھگت
کیا عجب مل جائے بھارت رتن ناتھو رام کو

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کام

دندناتے پھر رہے ہیں ہر جگہ فرقہ پرست
خوب روشن ہو رہا ہے آج کل بھارت کا نام
رسم زندوں کو جلانے کی ہوئی جاری یہاں
رہ گیا ہے لاشیں گننا سیکولر لوگوں کا کام

خلیل خاں

بڑے سلیقے سے ڈالی ہے بھُس میں چنگاری
لگی ہے آگ جو نفرت کی وہ بجھائے کون
"خلیل خاں" کو تو زندہ جلا دیا تُونے
بتاؤ فاختۂ امن اب اُڑائے کون

ذائقہ

یہی جب ان کی فطرت ہے تو ان کو کون روکے گا
وہ ہو مشرق کا یا مغرب کا باشندہ جلاتے ہیں
طبیعت بھر چکی ہے جن کی اب مردہ جلانے سے
بدلنے کے لیے وہ ذائقہ زندہ جلاتے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

گھٹنا ٹیک مربّی

مقدّر کے سکندر بن گئے ''ہڑدنگ'' دَل والے
اگر روٹی نہ وہ کھائیں تو ان کو کیک دیتے ہیں
کبھی ضد پر اڑیں تو، وہ مربّی، اے ظفر جن کو
نئے گھٹنے لگے ہیں پھر بھی گھٹنے ٹیک دیتے ہیں

شکنجہ

اصل ملزم پہ تو رہتی ہے عنایت کی نظر
تیز بس میرے لیے رہتا ہے پنجہ اس کا
بم دھماکے کی رچے چاہے کوئی بھی سازش
میری گردن پہ ہی کستا ہے شکنجہ اس کا

علاج

داڑھی والوں سے ٹوپی والوں سے
بیر رکھتے ہیں کیوں تلک دھاری
بھائی چارا علاج ہے اس کا
دل کو لاحق ہے جو یہ بیماری

KUTUB KHANA · JALALI BOOKS · JALALI

•

کبھی ٹاڈا میں بندھوایا گیا ہوں — کبھی پوٹا میں پٹوایا گیا ہوں

تنوروں میں بھی جلوایا گیا ہوں — کبھی زندہ ہی دفنایا گیا ہوں

کبھی تو خود اسی نے مجھ کو لوٹا — کبھی غیروں سے لٹوایا گیا ہوں

کبھی جوڑا گیا القاعدہ سے — کبھی کچھ اور ٹھہرایا گیا ہوں

ہمیشہ شک کی سوئی میری جانب — عجب سولی پہ لٹکایا گیا ہوں

ترقی کا قدم جب بھی اٹھایا — بڑے دنگوں سے دہلایا گیا ہوں

نکھار آئے نہ کیوں چہرے پہ میرے — خود اپنے خوں سے نہلایا گیا ہوں

نکلتا ہے کوئی خود نوکری سے — زبردستی نکلوایا گیا ہوں

تھما کر جھوٹے وعدوں کا کھلونا — مچلنے پر میں بہلایا گیا ہوں

اُدھر دریا فری ان کے لیے ہے — ادھر قطرے کو ترسایا گیا ہوں

نشاں اس نے بہت میرے مٹائے — مگر میں ہر جگہ پایا گیا ہوں

پرانے مسئلے سلجھے ظفرؔ جب
''نئی الجھن میں الجھایا گیا ہوں''

JALALI BOOKS

•

خشک نالے بھی سمندر ہو گئے　　جتنے پورس تھے سکندر ہو گئے
کوتوالوں کو پلاتے ہیں وہ ڈانٹ　　چور بھی کتنے دلاور ہو گئے
یہ ہے تعلیمی اداروں کا کمال　　سازشوں کا گرم بستر ہو گئے
ہم چراغوں کا دھواں پیتے رہے (۱)　　جتنے ''دادا'' تھے منسٹر ہو گئے
آپ کو آتی نہ تھی جب شوہری　　کیوں کسی کے آپ شوہر ہو گئے
جو کبوتر تھے بنے شاہین وہ　　جتنے شاہیں تھے کبوتر ہو گئے
دل ہمارا بابری مسجد ہوا　　دن ہمارے چھے دسمبر ہو گئے
مصلحینِ وقت بھی کیا چیز ہیں　　جیسے وہ پیر و پیمبر ہو گئے
کون سمجھے گا ظرافت کا مزاج
اے ظفر تم بھی تو جوکر ہو گئے

---

(۱) گر کسی شب ہا خورد دُودِ چراغ
گیرد از علم و فن و حکمت سراغ
(علامہ اقبال)

JALALI BOOKS

•

زمانہ ہے نیا یوسف نہیں چشمِ زلیخا میں
کہاں مجنوں کی چاہت ہے کسی ماڈرن لیلیٰ میں

کوئی نوخیز مجھ کو مسکرا کر دیکھ لے جس دم
بہاریں جھومتی آئیں مرے باغِ تمنا میں

چلا جاتا ہے سجدے میں کوئی ٹوکے جو ملّا کو
جو پنڈت قوم کو لوٹے نہا لیتا ہے گنگا میں

جسے دیکھو وہ اپنی جان سے مایوس بیٹھا ہے
نہ جانے کون آیا ہے یہاں شکلِ مسیحا میں

اسی کے گھر کو جاتے ہیں کرپشن کے سبھی رستے
بڑا ہی نام ہے جس کا طہارت اور تقوا میں

نظر آتی ہے رحمت میں بھی زحمت نکتہ چینوں کو
غلاظت دیکھ لیتے ہیں وہ ہر قلبِ مصفا میں

اگر بچے کہیں ڈیڈی تو میری شان بڑھتی ہے
خجالت ہی خجالت ہے ظفرؔ اب لفظِ ابا میں

JALALI BOOKS

•

بھلا یہ بات ہے کوئی کہ آم کو چوسو
جو چوسنا ہو تو بھولے عوام کو چوسو

اگر ہو جام میسّر تو جام کو چوسو
خوشی کی صبح مسرّت کی شام کو چوسو

رکھو مفاد کو اپنے ہمیشہ پیشِ نظر
کوئی نظام ہو تم اس نظام کو چوسو

مچی ہے لوٹ تو بھر لو تجوریاں اپنی
ملے تو نقد علیہ السّلام کو چوسو

تمھارے گھر میں اگر نام ور کوئی ہو جائے
ہر ایک گام پہ تم اس کے نام کو چوسو

ہمیشہ تان کے رکھو حلال کا پردا
اس کی آڑ میں مالِ حرام کو چوسو

اگر سمجھتے ہو خود کو کہ تم بھی ہو تلوار
رہو نیام میں جب تک نیام کو چوسو

نظام چلتا ہے دنیا کا اس طرح ہی ظفرؔ
بنے ہوئے ہو جو آقا غلام کو چوسو

•

وہی لیڈر کی ہشیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی جنتا کی دشواری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

انھیں فرصت نہیں ملتی کبھی مرغِ مسلّم سے
مری قسمت میں ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

جو مجرم ہیں وہ سینہ تان کر چلتے ہیں سڑکوں پر
شریفوں کی گرفتاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

اضافے پر اضافہ ہے امیروں کی ترقی میں
غریبوں کی نگر خواری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہمارے درمیاں اب بھی ہزاروں میر جعفر ہیں
ضمیروں کی خریداری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

کوئی حکمت نہ کام آئی ہوئیں ناکام تدبیریں
یہ رشوت کی مہاماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

کڑی نگرانیوں کا ڈھول بجتا رہ گیا ہر سُو
مگر یہ چور بازاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

JALALI BOOKS

چراغاں ہی چراغاں ہے اُدھر کی رات میں لیکن
اِدھر کی رات اندھیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

وفاداری دکھاتے رہ گئے ہم عمر بھر اُن سے
مگر ان کی سیہ کاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہماری کامیابی پر وہ کیسے شادماں ہوگا
حسد کی اس کو بیماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

خلوصِ دل کا سرمایہ نچھاور کر دیا ان پر
مگر یاروں کی عیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہمیں پامال کر کے بھی وہ یہ تہمت لگاتے ہیں
ہماری ناز برداری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

بڑی گہری محبت ہے مری تنخواہ سے ان کو
مری صورت سے بے زاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ڈکیتی، قتل، اغوا میں کمی کیسے ظفرؔ آئے
یہاں بے سر کی سرداری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

JALALI BOOKS

•

جان کہنا تھا 'زان' بولتا ہے
کون یہ خوش بیان بولتا ہے

کچھ نہیں ہوتی بولنے کی بات
پھر بھی وہ بے تکان بولتا ہے

کوئی چپ ہی یہاں نہیں رہتا
بچّہ، بوڑھا، جوان بولتا ہے

وہ بھی اردو کا بن گیا استاد
جو زباں کو ''جبان'' بولتا ہے

جا رہا ہے تو پستیوں کی طرف
اور اس کی اڑان بولتا ہے

نفرتوں کی زباں ہے یا تیرے
ذہن کا نابدان بولتا ہے

لوٹ کے مال سے بنا ہوں میں
یہ تمھارا مکان بولتا ہے

کتنا ارزاں ہے قوم کا سودا
قوم کا ساربان بولتا ہے

KITAB KHANA JALALI BOOKS JALALI

گالیوں کی زبان سے پیارے
تُو کسے بد زبان بولتا ہے

عزم تیرا ہے ریت کا تُودہ
تُو اسے ہی چٹان بولتا ہے

کاٹتی ہے سروں کی فصل مجھے
کب سیاسی کسان بولتا ہے

خیر سے اس نے کر لی پی ایچ۔ ڈی
چاند کو پھر بھی چان بولتا ہے

ساودھانی جو خود برت نہ سکا
وہ مجھے ''ساودھان'' بولتا ہے

مال چوری کا جائے موری میں
یہ تو سارا جہان بولتا ہے

ساتھ دیتا ہے ظالموں کا تُو
اور خود کو پٹھان بولتا ہے

تجربہ کار ہو گیا ہے ظفرؔ
دھوپ کو سائبان بولتا ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

خواہشیں داشتہ بن گئی ہیں لذتیں فاحشہ بن گئی ہیں
جان کا عارضہ بن گئی ہیں حاجتیں اہلیہ بن گئی ہیں
جانِ جاں میں سمجھتا تھا جن کو اب وہی زلزلہ بن گئی ہیں
بیٹھی ہیں گال ایسے پھلائے جیسے وہ گل گلہ بن گئی ہیں
مشرقی بی بیوں کی نہ پوچھو مغربی فلسفہ بن گئی ہیں
عقل سیکھیں نہ کیوں ان سے لڑکے لڑکیاں عاقلہ بن گئی ہیں
میں ردیف ان کی جب سے بنا ہوں وہ مرا قافیہ بن گئی ہیں
آج کے دور کی ساری خوشیاں نیم کا ذائقہ بن گئی ہیں
عصرِ حاضر کا ہے یہ کرشمہ لوریاں مرثیہ بن گئی ہیں
کیسے باتیں ترے درد و غم کی
اے ظفرؔ قہقہہ بن گئی ہیں

•

خسارے پر خسارے کا بجٹ تیار ہوتا ہے
معیشت کی ترقّی کا مگر پرچار ہوتا ہے

تجارت جس طرح بازار میں کرتا ہے پنساری
ادب میں بھی وہی دن رات کاروبار ہوتا ہے

اگر مرنے کی ٹھانی ہے تو کیا سوچا ہے یہ تم نے
گرانی میں کفن ملنا بہت دشوار ہوتا ہے

میاں جاتے تو ہو سر پر لیے فریاد کی گٹھری
پتہ بھی ہے تمھیں تھانے میں تھانے دار ہوتا ہے

گلے شکوے سے کیا حاصل کہ دورِ بے اُصولی میں
جو چلتا ہے اصولوں پر ذلیل و خوار ہوتا ہے

نگاہوں میں جو منظر ہو وہی سب کچھ نہیں ہوتا
بہت کچھ اور بھی پیارے پسِ دیوار ہوتا ہے

ڈکاریں مارتے کاروں میں ناکارے نظر آئیں
مگر مرتا ہے جو بھوکوں کوئی فن کار ہوتا ہے

وہ جاں کے ساتھ جاتا ہے علاج اس کا نہیں کوئی
کسی شاعر کو شہرت کا جو کالا زار ہوتا ہے

چلو ہم بھی ملا دیں اپنی خود داری کو مٹی میں
''کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے''

خودی اس کی بلندی کی طرف جا ہی نہیں سکتی
کرایہ دار کچھ بھی ہو کرایے دار ہوتا ہے

جو اپنا بھائی ہے رہتا ہے وہ پانو کی ٹھوکر میں
مگر جورو کا بھائی تو گلے کا ہار ہوتا ہے

بڑھاپے میں بھی ٹی وی پر وہ آنکھیں سینک لیتے ہیں
وہ جب چاہیں حسینوں کا انھیں دیدار ہوتا ہے

خوشامد میں ہی آمد ہے ظفرؔ تو بھی خوشامد کر
اسی کے فیض سے بیڑا سبھوں کا پار ہوتا ہے

JALALI BOOKS

•

رذیلوں سے شرافت کی امیدیں
یزیدوں سے شہادت کی امیدیں

زکاتِ حُسن کے طالب ہوئے کیوں
بخیلوں سے سخاوت کی امیدیں

تمھاری عقل بھی ماری گئی کیا
رقیبوں سے رفاقت کی امیدیں

وہ استادِ ادب کہلا رہے ہیں
مگر ان سے لیاقت کی امیدیں

تری دیوانگی میں شک نہیں ہے
وکیلوں سے صداقت کی امیدیں

چُھری مذہب کی گردن پر چلا کر
قیامت میں شفاعت کی امیدیں

تمھارا دل غلاظت میں ہے ڈوبا
رکھوں تم سے طہارت کی امیدیں

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

مریدوں میں یہ کیسی کھل بلی ہے
جگی ہیں کیا خلافت کی امیدیں

جو اجہل ہیں وہ جانیں علم کی قدر
کثافت سے لطافت کی امیدیں

غلاموں کی قیادت مل گئی کیا
تجھے بھی بادشاہت کی امیدیں

نئی تہذیب کے یہ نوجواں ہیں
رکھوں ان سے اطاعت کی امیدیں

تجھے کیا واسطہ شعر و سخن سے
ترے دل میں صدارت کی امیدیں

جو اپنی قوم کے جلّاد ٹھہرے
کروں ان سے بشارت کی امیدیں

ہوا چلنے لگی نامردیوں کی
اب ایسے میں بغاوت کی امیدیں

میاں جن کے کماتے ہیں عرب میں
ظفرؔ ان سے قناعت کی اُمیدیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

•

نکاح کر نہیں سکتی وہ مجھ فقیر کے ساتھ
رکھیل بن کے رہے گی کسی وزیر کے ساتھ

وہی سلوک زمانے نے میرے ساتھ کیا
کیا تھا جیسا مشرف نے بے نظیر کے ساتھ

جو چاہتا ہے لگے پار عشق کا بیڑا
دعا سلام رکھے حسن کے سفیر کے ساتھ

تھپک تھپک کے سلایا ہے میں نے مشکل سے
نہ چھیڑ چھاڑ کرو تم مرے ضمیر کے ساتھ

جو چاہتا ہے کہ بن جائے وہ بڑا شاعر
وہ جا کے دوستی گانٹھے کسی مدیر کے ساتھ

وفورِ عشق کے جذبے سے ہو گئی سرشار
نکل پڑی ہے مریدن جدید پیر کے ساتھ

دولھن کے ساتھ نہ آیا جہیز تو یہ لگا
کھلائے جیسے کریلا بھی کوئی کھیر کے ساتھ

وہ پیش پیش تھا جس دم چھڑی تھی جنگِ وجود
صلے کے وقت ظفر ہے صفِ اخیر کے ساتھ

•

ساٹھ برسوں کا بُر ہو تو میں کیا کروں
وہ عمارت کھنڈر ہو تو میں کیا کروں

رقص فرقہ پرستی کا ہو جس جگہ
ملک وہ سیکولر ہو تو میں کیا کروں

آج بھی قتل ہوتے ہیں گاندھی جہاں
وہ جو گاندھی نگر ہو تو میں کیا کروں

ووٹ تونے دیا تونے لیڈر چنا
راہزن راہبر ہو تو میں کیا کروں

آپ قاتل نہیں ہے مگر آپ کی
آستیں خوں میں تر ہو تو میں کیا کروں

جس نے زندے کو مُردے کی دے دی سند
وہ بڑا ڈاکٹر ہو تو میں کیا کروں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

جس نے معنی شجر کے بتائے ثمر
سینیر لکچرر ہو تو میں کیا کروں

وہ تو عالم بھی ہیں وہ تو فاضل بھی ہیں
فکر ان کی فِکَر ہو تو میں کیا کروں

فن کا لہنگا ہے بھاری سرک جائے گا
تیری نازک کمر ہو تو میں کیا کروں

گھر سے جو لے اُڑا تیرے معشوق کو
وہ ترا نامہ بر ہو تو میں کیا کروں

گھر جمائی ہو تم صبر کرتے رہو
اوکھلی میں جو سر ہو تو میں کیا کروں

اپنے دل کی بنایا جسے مالکن
اب وہ شیرِ ببر ہو تو میں کیا کروں

اس کے ہر جھوٹ کو سچ سمجھتا رہا
آدمی معتبر ہو تو میں کیا کروں

شہرتوں کا مَرض اور بڑھتا گیا
ہر دوا بے اثر ہو تو میں کیا کروں

تیری ہر بات مشروط ہوتی ہے کیوں
اس اگر میں مگر ہو تو میں کیا کروں

اب ترقی کی ضامن ہے پس ماندگی
زیر ہی جب زبر ہو تو میں کیا کروں

نام روشن کیا خوب جس نے مرا
وہ مرا ہی پسر ہو تو میں کیا کروں

اور کیا ہیں یہ ہیں وقت کی خوبیاں
عیب ہی جب ہنر ہو تو میں کیا کروں

اس کے دل میں بھی خوفِ خدا اب نہیں
مولوی بھی نڈر ہو تو میں کیا کروں

دیکھتا رہ گیا خواب پرواز کا
کوئی بے بال و پر ہو تو میں کیا کروں

تُو نے دل کا بنایا ہے کانٹا جسے
نام اس کا ظفؔر ہو تو میں کیا کروں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

•

ہنسی میں حق جتا کر گھر جمائی چھین لیتا ہے
مرے حصے کی ٹوٹی چارپائی چھین لیتا ہے

اسے موقع ملے تو پائی پائی چھین لیتا ہے
یہاں بھائی کی خوشیاں اس کا بھائی چھین لیتا ہے

بھلا فرصت کسے ہے جو یہاں رشتوں کو پہچانے
یہ دورِ خود فریبی آشنائی چھین لیتا ہے

جہالت میں وہ کامل ہے معلّم بن گیا کیسے
پڑھاتا ہے کہ بچّوں کی پڑھائی چھین لیتا ہے

روا ہے اس کو ہر سرقہ توارد کے بہانے سے
کبھی نظمیں کبھی غزلیں پرائی چھین لیتا ہے

کوئی قابو نہیں چلتا کہ اس کے حسن کا ڈاکو
کسی بھی پارسا کی پارسائی چھین لیتا ہے

مرا محبوب نٹورلال ہے کیا جو مرے دل کو
دکھا کر اپنے ہاتھوں کی صفائی چھین لیتا ہے

بڑا چالاک ہے شاگرد سے استاد حیراں ہیں
غزل کہتے ہی وہ بن کر قصائی چھین لیتا ہے

ہم اپنی قوم کا جب چاہتے ہیں رہنما بننا
کوئی ''دادا'' ہماری رہنمائی چھین لیتا ہے

سلامت میرا سرمایہ کبھی رہنے نہیں پاتا
نہ چھینے وہ تو کوئی ایکس وائی چھین لیتا ہے

کمائی چھوٹے افسر بھی کیا کرتے ہیں لاکھوں میں
مگر سب سے بڑا افسر ملائی چھین لیتا ہے

بدن میرا ٹھٹھر جاتا ہے اس کی سرد مہری سے
وہ ظالم ہے محبت کی رضائی چھین لیتا ہے

بڑھاپے کے لیے کوئی رقم جب بھی بچاتا ہوں
تو بیٹا ہی اسے دے کر دہائی چھین لیتا ہے

یہی مغرب کی خوبی ہے یہی فیضان ہے اس کا
برائی بانٹ دیتا ہے بھلائی چھین لیتا ہے

ق

نکلنے ہی نہیں دیتا کسی کو اپنے پھندے سے
دماغ و دل سے تدبیرِ رہائی چھین لیتا ہے

ظفرؔ تم وقت سے ڈرتے رہو اس پر نظر رکھو
یہ دل بر سے بھی اس کی دل ربائی چھین لیتا ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

•

(خورشید طلب کی نذر)

بھائیوں کو داو ہونا چاہیے
مکھیوں کو گھاو ہونا چاہیے

عشق کی ہانڈی میں آجائے اُبال
حسن میں وہ تاو ہونا چاہیے

ہو گئے ہیں پھر یہاں مجنوں بہت
پھر یہاں پتھراو ہونا چاہیے

جاہلوں سے بات کرنے کے لیے
علم بھی 'دریاؤ' ہونا چاہیے

یہ سبق اب کیوں کوئی پڑھتا نہیں
کس سے کیا برتاو ہونا چاہیے

دوستوں سے دوستوں کی غیبتیں
کچھ تو من بہلاو ہونا چاہیے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

تنگ دل دیتے ہیں مجھ کو مشورہ
قلب میں پھیلاو ہونا چاہیے

قائلوں کا خواب کیا اس کے سوا
ہر طرف ستھراو ہونا چاہیے

جا رہے ہو تم شرافت ڈھونڈنے
کام یہ بھی جاؤ ہونا چاہیے

مشرقی احباب خوش ہو جائیں گے
مغربی برتاو ہونا چاہیے

شعر چاہے ہو نہ ہو کہتے رہو
قافیے میں واو ہونا چاہیے

ہو رہا ہے بیویوں کا لین دین
کچھ نہ کچھ بدلاو ہونا چاہیے

اے ظفرؔ کتنے میں تم بک جاؤ گے
کچھ تمھارا بھاو ہونا چاہیے

JALALI BOOKS

●

ملائی پر ملائی کھا رہے ہیں
وہ پُرکھوں کی کمائی کھا رہے ہیں

مقدر میں ہے میرے صرف کھچڑی
پلاو گھر جمائی کھا رہے ہیں

غریبوں کی رقم ہے لیکن افسر
کمیشن دو تہائی کھا رہے ہیں

بڑھاپا ٹوٹ کر آیا ہے جن پر
جوانی کی دوائی کھا رہے ہیں

حسینی ہیں انھیں اب کیا کہیں ہم
محرم میں مٹھائی کھا رہے ہیں

جنھیں کچھ اور کھانا چاہیے تھا
وہی اب رس ملائی کھا رہے ہیں

یہاں رہتے ہیں ایسے پارسا بھی
جو اپنی پارسائی کھا رہے ہیں

ظفرؔ ہم بھی بڑے ہی رحم دل ہیں
یہی قسمیں قصائی کھا رہے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

•

محبت میں کبھی بھی خون کھولایا نہیں جاتا
پڑے جو تڑتڑی تو سر کو سہلایا نہیں جاتا

جوانی میں نزاکت سے لچکتی ہے کمر اکثر
بڑھاپے میں مگر کولھے کو مٹکایا نہیں جاتا

جسے سسرال کہتے ہیں نہیں ہے کم وہ جنت سے
یہاں آیا تو جاتا ہے مگر جایا نہیں جاتا

پراٹھے دس عدد کھا کر یہ مولانا نے فرمایا
طبیعت آج کچھ ناساز ہے کھایا نہیں جاتا

کوئی دعوت نہ دے تو کیا ہوا جاؤ زبردستی
زمانہ بے حیائی کا ہے شرمایا نہیں جاتا

مرا سینہ نہ قبرستان بن جائے اسی ڈر سے
کسی کا راز اس سینے میں دفنایا نہیں جاتا

ضرورت کیا ہے کیوں بہکائے شیطاں نوجوانوں کو
جو خود بہکے ہوئے ہوں ان کو بہکایا نہیں جاتا

JALALI BOOKS

یہی ہے عقل مندی تم اسے سینے میں لہراؤ
محبّت کا عَلَم میداں میں لہرایا نہیں جاتا

دیا ساقی نے جب جامِ محبّت کی یہ سرگوشی
ضرورت سے زیادہ اس کو چھلکایا نہیں جاتا

بخیلی میں پلاؤ قورمہ کیسے کوئی کھائے
بخالت میں خدا کا خوف بھی کھایا نہیں جاتا

سنا کر اس کو خاموشی سے اپنے گھر چلے جاؤ
یہ مانگے کی غزل ہے اس پہ اترایا نہیں جاتا

کریں گے پنچ پھر کیا جب سلجھ جائیں گے سب جھگڑے
یہی سب سوچ کر جھگڑوں کو سلجھایا نہیں جاتا

یہ ہے معشوق کے کوچے کا کتّا اس کو چمکارو
اسے ہاتھوں میں ڈنڈا لے کے دوڑایا نہیں جاتا

ظفرؔ کچھ ہوش کی باتیں بھی ہو جائیں تو اچھا ہو
ہمیشہ جوش ہی دنیا کو دکھلایا نہیں جاتا

JALALI BOOKS

•

عجز کے ساتھ دکھاتے ہیں عقیدت جھوٹی
لوگ ہونٹوں پہ لیے پھرتے ہیں چاہت جھوٹی

ہو صداقت کہ عدالت کہ شجاعت جھوٹی
حد تو یہ ہے کہ اماموں کی امامت جھوٹی

صرف ہوتی ہے امیروں کی ضرورت سچی
مفلسوں اور غریبوں کی ضرورت جھوٹی

وہ دلاتا ہے یقیں مجھ کو وفاداری کا
جس کی ہر بات غلط جس کی محبت جھوٹی

کل کی دنیا میں بھی جھوٹے تھے مگر تھوڑے تھے
آج یہ ہے کہ جماعت کی جماعت جھوٹی

اپنے ہاتھوں میں وہ قرآن اٹھا لیتا ہے
اور دیتا ہے عدالت میں شہادت جھوٹی

بول بالا ہے رذیلوں کی رذالت کا یہاں
کیوں نہ ہو جائے شریفوں کی شرافت جھوٹی

کون دے سکتا ہے اللہ کو دھوکا پھر بھی
لوگ کرتے ہیں یہاں خوب عبادت جھوٹی

JALALI BOOKS

راس آسکتی نہیں اس کو صداقت ہرگز
کس طرح بولے وہ سچ جس کی ہو فطرت جھوٹی

شوق میں چھوڑ کے گھر بار چلے جاتے ہیں
اب مہاجر کی بھی ہونے لگی ہجرت جھوٹی

کھوٹے سکّوں کا چلن عام ہوا ہے جب سے
صدق کے نام پہ بکتی ہے صداقت جھوٹی

کیا کہے کوئی وکیلوں کی وکالت کو یہاں
جب طبیبوں کی لگی ہونے طبابت جھوٹی

ساس کا شکوہ ہو شوہر سے تو بالکل ہے درست
ماں جو کرتی ہے بہو کی وہ شکایت جھوٹی

شعر غیروں کے پڑھا کرتا ہے ملکوں ملکوں
اس کی شہرت پہ نہ جا اس کی ہے شہرت جھوٹی

اختیارات کہیں اور ہوا کرتے ہیں
خوب ملتی ہے وزیروں کو وزارت جھوٹی

میں تو لوگوں کو ہنسا کر ہی رلاتا ہوں ظفرؔ
کون کہتا ہے کہ ہے میری ظرافت جھوٹی

•

جو دے رہے ہو مجھے دھمکیاں پھنسانے کی
خبر نہیں ہے تمھیں کیا پولس کی تھانے کی

کہیں بھی کام مرا کوئی رک نہیں سکتا
پریکٹس ہے مجھے خوب دُم ہلانے کی

سہاگ رات میں گھونگھٹ اُلٹ کے وہ بولیں
رکھی ہیں تو نے کہاں کنجیاں خزانے کی

خدا کے فضل سے جوڑا ہے خوب دونوں کا
اِسے ہے گانے کی عادت اُسے بجانے کی

کسی کی بھینس پہ قبضہ اگر جمانا ہو
تو جم کے مشق کرو لاٹھیاں چلانے کی

پکڑ کے لوگ اسی سے نکاح کر دیں گے
سزا ملے گی تمھیں سیٹیاں بجانے کی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

کنوارے بیٹوں کی بس ایک ہی شکایت ہے
کہ باپ ماں کو نہیں فکر سمدھیانے کی

یہی اشارا ہے کافی کہ والدین ہیں یہ
اُمید رکھتے ہو کیوں ان سے مسکرانے کی

لکھا ہے جب مری قسمت میں دعوتیں کھانا
تو کیسے بات کروں دعوتیں کھلانے کی

وہ چار لاکھ کی باتیں مجھی سے کرتا ہے
ادب میں جس کی ہے اوقات چار آنے کی

گدھے بھی ہو گئے چالاک اس زمانے کے
وہ مشق کرتے ہیں گھاٹوں پہ ہن ہنانے کی

کہا تھا کس نے ظفرؔ ان سے آئی لو یو(۱) کہو
کہا تو جاؤ ہوا کھاؤ جیل خانے کی

---

(۱) I Love You

JALALI BOOKS
KUTUB KHANA

•

کسی کا ہو نہیں سکتا ہے کوئی کام روزے میں
جو روزے دار ہیں کرتے ہیں وہ آرام روزے میں

اِسے ڈپٹا اُسے گھڑکا اِسے پیٹا اُسے کوٹا
مچا رہتا ہے گھر میں صبح سے کہرام روزے میں

خبر کر دو محلّے میں اگر چھیڑا کسی نے بھی
اسی دَم میں مچا سکتا ہوں قتلِ عام روزے میں

مجھے اچھی نہیں لگتی ہے تیری دل لگی بیگم
ترے آغاز کا ہوگا برا انجام روزے میں

کوئی بہرِ سلامی دوپہر کے بعد کیوں آئے
تمھیں کہہ دو میں اس کو کیوں نہ دوں دشنام روزے میں

اندھیرا چھا گیا آنکھوں تلے دفتر نہ جاؤں گا
مرے سر میں لگاؤ روغنِ بادام روزے میں

اگر دیکھو گے عبرت کی نظر سے میرے چہرے کو
نظر آئے گی اس میں گردشِ ایّام روزے میں

پڑے تھے حلق میں کانٹے تو دن میں پی لیا شربت
ارے ظالم مجھے کرتا ہے کیوں بدنام روزے میں

نمازوں کی کہاں طاقت تلاوت کا کہاں یارا
مجھے دیتے ہو کیوں تم موت کا پیغام روزے میں

دکھایا ڈاکٹر کو جب تو اس نے مجھ سے یہ پوچھا
تجھے ہر سال ہو جاتا ہے کیوں سرسام روزے میں

پراٹھے چار دو مرغِ مسلّم کھائے سحری میں
شکم میں ہے یہ کیسا شورِ بے ہنگام روزے میں

یہ رشوت کے ہیں پیسے دن میں کیسے لوں مسلماں ہوں
میں لے سکتا نہیں سر اپنے یہ الزام روزے میں

ترے دربار میں تیرا یہ بندہ عرض کرتا ہے
الٰہی دس بجے دن میں ہی کردے شام روزے میں

کروں گا کام روزے میں ظفرؔ میں اس موکل کا
جو بھیجے گا بلا ناغہ مرے گھر آم روزے میں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

یہ کس کو کیا پڑھایا جا رہا ہے
کسے جاہل بنایا جا رہا ہے

سبق جو بھول جانا چاہتا ہوں
وہی مجھ کو رٹایا جا رہا ہے

جہاں اُگتی نہیں ہے فصل کوئی
وہاں کیوں ہل چلایا جا رہا ہے

جو فتنہ تھا پرانا دب گیا کیا
نیا فتنہ اُٹھایا جا رہا ہے

جب آؤٹ ہو چکی ہے ٹیم پوری
یہ رن پھر کیوں بنایا جا رہا ہے

ملے موقع تو وہ گردن اُڑا دیں
ابھی مسکہ لگایا جا رہا ہے

عجب افلاس کا سایہ ہے دل پر
بہت پیسہ کمایا جا رہا ہے

جو کھوٹا ہے زمانے کی نظر میں
وہی سکّہ چلایا جا رہا ہے

یہ پیسہ جب نہیں ہے کوئی پانی
اسے پھر کیوں بہایا جا رہا ہے

ترانہ ہے مری بربادیوں کا
تری محفل میں گایا جا رہا ہے

بہت سے شاعروں کا ہے ترنّم
کہ جیسے ہن ہنایا جا رہا ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

سمی ناروں کی حالت کون دیکھے وہاں کیا گل کھلایا جا رہا ہے
نظر انداز عالم ہو رہے ہیں جو اجہل ہے بلایا جا رہا ہے
جو کرتے ہیں تجارت نفرتوں کی انھیں امرت پلایا جا رہا ہے
بندھا ہے جس کے سر شادی کا سہرا وہ سولی پر چڑھایا جا رہا ہے
کرپشن کی ندی کتنی ہے گہری مگر اس میں نہایا جا رہا ہے
دھماکے کر رہا ہے اور کوئی سبق ہم کو سکھایا جا رہا ہے
ظفرؔ تیری جہالت کا قصیدہ
زمانے کو سنایا جا رہا ہے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

•

"ہم نے رکھا ہے" کو جو کہتا ہے "ہم رکھا ہے"
اس نے تدریس کے پیشے میں قدم رکھا ہے

جیب میں اپنی رکھا کیا ہے ترے پنڈت نے
میرے ملاّ نے تو پاکٹ میں حرم رکھا ہے

عالمی امن پہ کرتے ہیں وہ جس دم تقریر
ایسا لگتا ہے کہ ہر لفظ میں بم رکھا ہے

جن کا دعوا ہے کہ اردو کے چلم چٹ ہیں وہی
وہ یہ کہتے ہیں کہ حقے پہ چلم رکھا ہے

کوئی احمق تو نہیں ہوں کہ اسے چاہوں گا
جان پر میری روا جس نے ستم رکھا ہے

دیگچی چیز ہے کیا دیگ کو خالی کر دے
جسم میں اس کے خدا نے وہ شکم رکھا ہے

اب یہی فکر ہے میں سر کو بچاؤں کیسے
آپ نے سر پہ مرے دستِ کرم رکھا ہے

آئے گا کوئی حسیں تخمِ محبت لے کر
دل کی مٹی کو یہی سوچ کے نم رکھا ہے

باپ نے مانگا جو بیٹے کا تلک لاکھوں میں
سن کے لوگوں نے کہا دام تو کم رکھا ہے

جھیلتے رہتے ہیں جس گھر میں جہنم کا عذاب
نام اس کا ہی ظفرؔ ہم نے ''ارم'' رکھا ہے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

•

(خورشید اکبر کی نذر)

ہمارا خواب دھرتی کا مگر تعبیر پانی میں
بہا کر لے گئی تدبیر کو تقدیر پانی میں

کہاں بحرِ ستم کی موج میں کوئی کمی آئی
ہلاتے رہ گئے ہم عدل کی زنجیر پانی میں

لکھا جوشِ محبّت میں کہ ظالم تم پہ مرتا ہوں
اُٹھا کر پھینک دی اس نے مری تحریر پانی میں

نشانہ آسماں پر ساس نے کیوں تاک کر مارا
چلاتے اس نے جب دیکھا بہو کو تیر پانی میں

کبھی اِس سے وفاداری کبھی اُس سے وفاداری
سیاسی شہر میں ہوتی ہے وہ تاثیر پانی میں

محبّت کے ہیں سب دشمن اگر لے کر نہ تم بھاگے
چلی جائے گی اے رانجھے تمھاری ہیر پانی میں

جسے بھاشن کی عادت ہے اسے موقع جو مل جائے
وہ کر سکتا ہے پورے جوش سے تقریر پانی میں

ادب کی مچھلیو ہشیار اب انعام کا پھندا
چلا ہے ساتھ اپنے لے کے ماہی گیر پانی میں

عجب ہوتا ہے نقادوں کا تنقیدی کرشمہ بھی
کبھی غالبؔ ہیں خشکی پر کبھی ہیں میرؔ پانی میں

یہ عظمت کی حویلی ہو چکی ہے کس قدر خستہ
ہمیں ڈر ہے نہ گر جائے کہیں شہتیر پانی میں

جوے بازی سے توبہ کا خیال آیا تو کب آیا
گئی جس دم مرے اجداد کی جاگیر پانی میں

ظفرؔ خورشیدؔ اکبر کون سا سرمہ لگاتے ہیں
نظر آتا ہے ان کو تختِ عالم گیر پانی میں[1]

(۱) یہ میرا واہمہ ہے یا قیامت کی بشارت ہے
نظر آتا ہے مجھ کو تختِ عالم گیر پانی میں
(خورشید اکبر)

JALALI BOOKS

•

دیانت کے دشمن شرافت کے دشمن
ہمارے بھی ہیں کس قیامت کے دشمن

خیانت کے حامی امانت میاں ہیں
صداقت میاں ہیں صداقت کے دشمن

ہمیں جو دکھاتے ہیں راہِ ہدایت
وہ اپنے لیے ہیں ہدایت کے دشمن

یہی ان کی شہرت کی بنیاد ٹھہری
خدا کے ہیں باغی رسالت کے دشمن

تمھاری ترقّی کی راہیں کھلیں گی
بنو سیّدوں کی سیادت کے دشمن

سخی بن کے تم نے جوانی لٹا دی
بڑھاپے میں کیوں ہو سخاوت کے دشمن

یہ جدّت کے جنّات کے ہیں کرشمے
ہوے لوگ اپنی روایت کے دشمن

ریاضی کے استاد کیسے بنوگے
میاں تم تو ٹھہرے ریاضت کے دشمن

وہ فرما رہے ہیں ادب کی امامت
رہے ہیں جو فہم و فراست کے دشمن

ظفرؔ تیرا فن دیکھ کر ہو گئے ہیں
ترے یار تیری ذہانت کے دشمن

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

•

کیوں کہتے ہو آفت کے پرکالے ہیں
مال ہے جیجا کا سالے متوالے ہیں

رکھ لیتے ہیں سارے دھن کو اپنے گھر
ہم سرکاری دھن کے وہ رکھوالے ہیں

جھوٹوں کا جھنڈا لہراتا ہے ہر سو
سچّوں کے ہونٹوں پر بھاری تالے ہیں

سوغاتیں ہیں یہ بھی نئے زمانے کی
لب پر ہے مسکان تو دل میں چھالے ہیں

مارو انکاونٹر[1] میں ان سالوں کو
یہ سالے بھی داڑھی ٹوپی والے ہیں

خوش گفتاری دنیا سے معدوم ہوئی
کس سے ملیے سب برچھے ہیں بھالے ہیں

جُبّہ اور دستار کے پردے میں دیکھو
دنیا نے کتنوں پر ڈورے ڈالے ہیں

Encounter (1)

چل جائیں گے اُردو کے بازاروں میں
تم نے جتنے کھوٹے سکّے ڈھالے ہیں

گورے ہوتے ہیں کتنے کالوں میں بھی
گوروں میں بھی کتنے ہیں جو کالے ہیں

جو صورت اچھی دیکھی دل دے ڈالا
یہ شاعر آخر کتنے دل والے ہیں

گھر والے ہی ڈرتے ہیں گھر والی سے
لگتا ہے گھر والی ہی گھر والے ہیں

کب تک مجھ کو زور دکھائیں گے اپنا
میرے دشمن تو برساتی نالے ہیں

اس کو ہی ڈسنے کی کرتے ہیں سازش
کیسے کیسے سانپ ظفرؔ نے پالے ہیں

●

تیرے گھر کا ہے طوفان اپنی جگہ — میرے گھر کا ہے گھمسان اپنی جگہ

کچھ گرانی نے بھی حال پتلا کیا — روز آئیں جو مہمان اپنی جگہ

دھن ہے سرکار کا لوٹ لے لوٹ لے — تیرا ہونا نگہبان اپنی جگہ

ہم کماتے ہیں دنیا کماتے رہیں — دین، اسلام، ایمان اپنی جگہ

مولوی کی بھی اپنی ہیں مجبوریاں — اس کا پڑھنا ہے قرآن اپنی جگہ

اہلیہ سے محبت بھی ہے لازمی — گھر کی دائی سے رومان اپنی جگہ

حکم بیگم کا ٹلنا نہیں چاہیے — باپ ماں کا ہے فرمان اپنی جگہ

وہ کلکٹر ہیں ان کا ہے رتبہ بڑا — ان کے دفتر کا دربان اپنی جگہ

جنگ پردے کے پیچھے بھی جاری رہے — امن کا بھی ہو اعلان اپنی جگہ

تم منسٹر بنے ہو رہو چین سے — ہے رعایا پریشان اپنی جگہ

یہ ہیں غیروں کے الزام کی گٹھریاں — اور اپنوں کا بہتان اپنی جگہ

آنچ آنے نہ پائے مری جان پر کوئی ہو جائے قربان اپنی جگہ
نقد کیا دیجیے گا بتا دیجیے اور دیں گے جو سامان اپنی جگہ
نقلی شاعر ہیں موجود ہر شہر میں لیکن ان میں ہے سیوان اپنی جگہ
کام کے شعر کتنے ہیں تُو ہی بتا تیرے دو دو ہیں دیوان اپنی جگہ
آج چہروں پہ ہیں خوب شادابیاں دل اگرچہ ہے ویران اپنی جگہ
جن کی نادانیاں جگ میں مشہور ہیں وہ بھی بنتے ہیں لقمان اپنی جگہ
اس کو دیکھو تو لگتا ہے لنگور ہے وہ بھی بنتا ہے سلمان(۱) اپنی جگہ
مفت میں کام کر دوں یہ ممکن نہیں آپ سے جان پہچان اپنی جگہ
رابطہ مسجدوں سے نہیں ہے تو کیا ہم ہیں پکّے مسلمان اپنی جگہ
بوٹیوں میں بھی لذت کوئی کم نہیں مرغ کی ہے مگر ران اپنی جگہ
بیٹیاں آٹھ ان کو تولّد ہوئیں دل میں بیٹے کا ارمان اپنی جگہ
ہم نے کتنوں کا احسان اُٹھایا ظفر
ان میں پاشا(۲) کا احسان اپنی جگہ

---

(۱) مشہور فلمی اداکار سلمان خان۔
(۲) جناب احمد جمال پاشا مرحوم

•

جو ماہر رہزنی میں تھا وہ رہبر بن گیا اپنا
ہوے شاگرد ہم اس کے مقدر بن گیا اپنا

بڑے لوگوں سے جب میں نے خیالی دوستی کر لی
تو دارا بن گیا اپنا سکندر بن گیا اپنا

کبھی ماں باپ سے بلوہ کبھی بھائی سے ہنگامہ
وہ جب سے آئیں گھر میں گھر یہ محشر بن گیا اپنا

لٹا دی جان ان پر پھر بھی یہ سننا پڑا مجھ کو
کہ یہ کیسا نکھٹو ہے جو شوہر بن گیا اپنا

اسی دن سے اسے مرحوم اور مغفور کہتا ہوں
خبر جس دن ملی بیٹا سخن ور بن گیا اپنا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS

جسے دیکھا کہ اس کی ذات سے کچھ فائدہ ہوگا
وہی اک آن میں پیر و پیمبر بن گیا اپنا

اسی کھونٹے سے بندھنے میں نجات اپنی نظر آئی
گئے تھے باندھ کر سہرا جہاں گھر بن گیا اپنا

پھنسا تھا کام جب مجھ سے جتاتا تھا وفاداری
ہوئی مشکل جو حل اس کی ستم گر بن گیا اپنا

مجھے بس چاہیے پیسہ وہ جائز ہو کہ ناجائز
طواف اس کا ہی کرتا ہوں وہ محور بن گیا اپنا

ظفرؔ تنہا تھے ہم پہلے خدا کی مہربانی سے
ہوئی شادی محبّت کی تو لشکر بن گیا اپنا

○○○

ختم شد

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

کتابیں

مکاتیبِ ریاضیہ	(ترتیب)	۱۹۸۶ء
ظرافت نامہ	(شعری مجموعہ)	۲۰۰۵ء
بچوں کا باغ	(شعری مجموعہ)	۲۰۰۶ء
متعلقاتِ احمد جمال پاشا		۲۰۰۶ء
ڈنک	(شعری مجموعہ)	۲۰۰۹ء
مکاتیب بنام حکیم مظہر	(ترتیب)	۲۰۱۰ء
رباعیاں	(شعری مجموعہ)	۲۰۱۰ء
نمک دان	(شعری مجموعہ)	۲۰۱۱ء
تحقیقی تبصرے	(جلد اوّل)	زیرِ طبع
سارن میں اردو ظرافت		زیرِ طبع
سارن کے شعرا	(جلد اوّل)	زیرِ ترتیب
تذکرۂ ظرافت نگارانِ بہار	(دو جلدیں)	زیرِ ترتیب

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

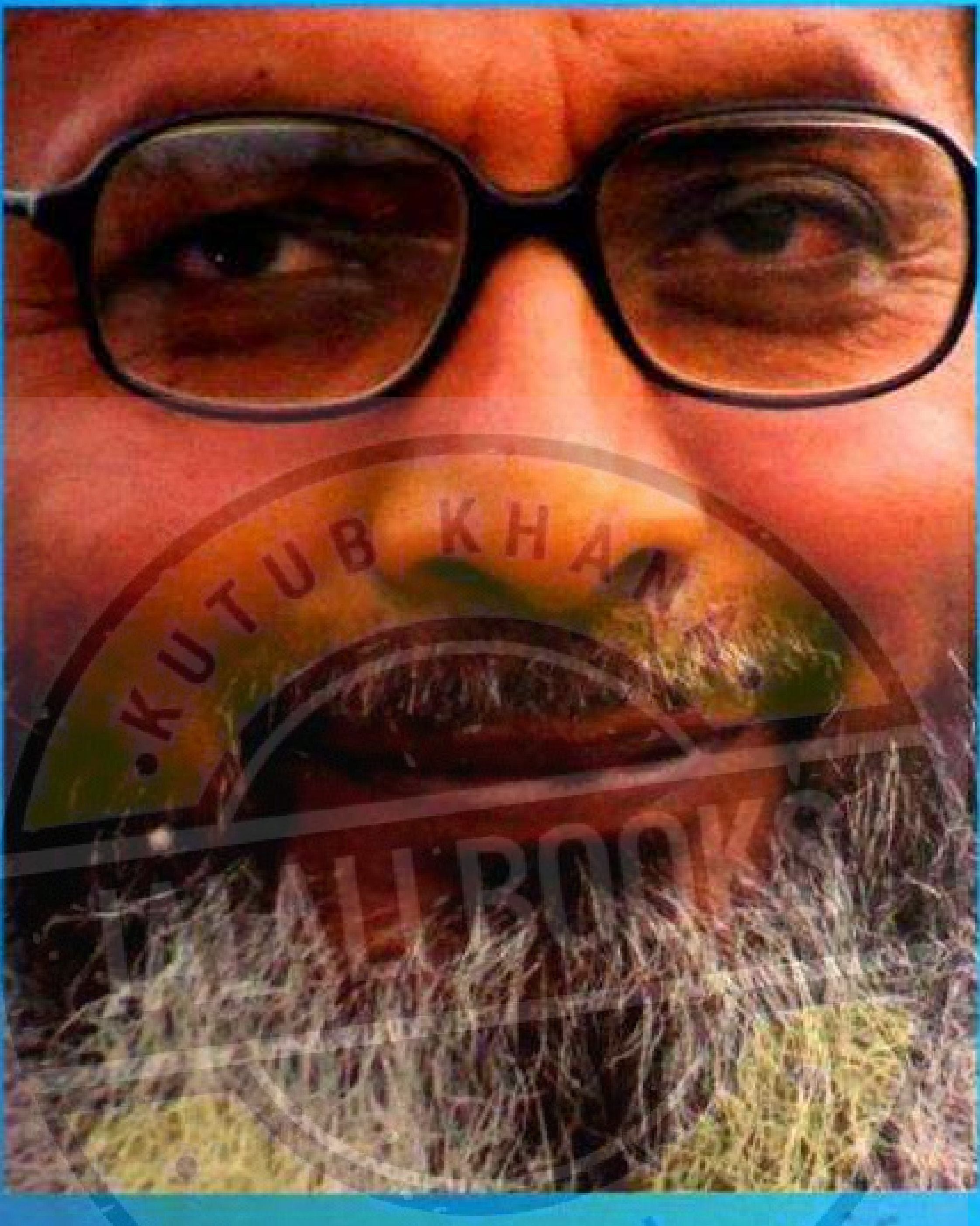

KUTUB KHAN
JALALI

Namakdaan (Poetry)
Zafar Kamali

arshia publications
arshiapublicationspvt@gmail.com
ISBN 978-93-81029-37-4
9 789381 029374

₹ 200/-